عقیده

+ آزادی

امریکه مین مغنب

”اے جد کی عظیم روح
دنیا بھر میں تمام انسان ایک جیسے ہیں ۔۔۔
اپنے بچوں پر نظر کرو کہ وہ
تند ہواؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے سیدھی راہ پر
روزِ سکوت کی جانب جائیں۔
اے جد کی عظیم روح
ہمیں روشنی سے منور کر
ہمیں سمجھنے کی قوت
اور بصیرت عطا کر۔
ہمیں تمام انسانوں کے ساتھ مل جل کر
اس نرم زمین پر چلنا سکھا۔“

مقامی امریکیوں
(سُوقبیلے) کی دعا

مندرجات

7
تعارف
متغیر
و متحرک
از : گریگری اے
سمتھ

11
پہلا
باب
جائے مذہب

19
دوسرا
باب
مذہبی برادریاں

37
تیسرا
باب
تعلیم و مذہب

45
چوتھا
باب
بہبود عامہ

59
پانچواں
باب
مذہبی تہوار و
ثقافت

گریگری اے سمتھ
”امریکی مذہبی منظرنامے
کا مطالعہ“ کے مصنف
اور پیو ریسرچ سنٹر میں
تحقیق سے وابستہ ایسوسی
ایٹ ڈائریکٹر ہیں۔

پہلا بیپٹسٹ چرچ
لاس اینجلیس،
کیلی فورنیا

یونانی آرتھوڈوکس چرچ
ڈینور،
کولوراڈو

ٹیمپل بیپٹسٹ چرچ
بوسٹن،
میساچوسیٹس

کانگریگیشنل چرچ
پیچم،
ورمونٹ

پریسبی ٹیرین چرچ
جیکسن وِل،
اوریگن

کیتھولک چرچ
ٹُوسان،
ایریزونا

لوتھرن چرچ، لی یو
کوائی،
ہوائی

متحدہ میتھوڈسٹ چرچ
ملرزول،
میری لینڈ

یہودی عبادت گاہ
سوانہ،
جارجیا

ایپس کوپل چرچ
موز،
وائیومنگ

کیتھولک مشن
سیلیناز،
نیومیکسیکو

افریقن میتھوڈسٹ ایپس
کوپل چرچ
وکسبرگ،
میسس سپی

ہندو مندر
شکاگو،
الینائے

کوئیکر چرچ
فلاڈلفیا،
پنسلوینیا

مسلم
پلانو،
ٹیکساس

مورمن چرچ
سالٹ لیک سٹی،
یوٹا

یونیٹیرین یونیورسلٹ چرچ
میڈیسن،
وسکونسن

روسی آرتھوڈوکس چرچ
نینلچک،
الاسکا

IN HONORED MEMORY OF
LEWIS CRAIG
JOHN WALLER, JR.
JAMES CHILES
PRISONERS OF CHR.
PROPHETS OF SPIRITUAL FR.

تعارف

متغیر و متحرک

گریگری اے سمتھ

”ہر شخص کا عقیدہ اس کے یقین اور ضمیر پر چھوڑ دینا چاہیے اور یہ ہر آدمی کا حق ہے کہ وہ ان کے تقاضوں کے مطابق اس پر عمل کرے۔“

– صدر جیمز میڈیسن
1785

امریکہ عمومی طور پر مذہبی لوگوں کا ملک ہے۔ ہر 10 میں سے نو امریکیوں کا کہنا ہے کہ وہ خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ بیشتر امریکیوں (56 فیصد) کا کہنا ہے ک وہ روزانہ عبادت کرتے ہیں۔

قریباً نصف امریکی آبادی کا کہنا ہے کہ مذہب کا ان کی زندگی میں نہایت اہم کردار ہے اور وہ ہر ماہ کم از کم ایک یا دو مرتبہ مذہبی عبادات میں ضرور شرکت کرتے ہیں۔

اگرچہ بہت سے امریکی پکے مذہبی ہیں تاہم بہت سے ایسے بھی ہیں جو زیادہ دیندار نہیں ہیں۔ ملک کی مذہبی ترکیب کئی اہم لحاظ سے تبدیل ہو رہی ہے۔ جہاں امریکہ میں بیشتر لوگ بدستور خود کو پکا عیسائی قرار دیتے ہیں وہیں امریکیوں کی ایک روز افزوں تعداد کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ کسی خاص مذہب پر یقین نہیں رکھتے جبکہ ہر 20 افراد میں سے قریباً ایک کا تعلق غیرعیسائی مذہب سے ہے۔

بائیں جانب، ورجینیا کے علاقے فریڈرکس برگ میں واقع پہلی مرتبہ 1804 میں تعمیر کیے جانے والے بیپٹسٹ چرچ کی بحالی، خانہ جنگی کے بعدعمل میں آئی۔

روشن شمعیں (اوپر) مذہبی و غیرمذہبی دونوں طرز کے امریکیوں کےلیے امید کی علامت ہیں۔

جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ برسوں میں امریکی آبادی میں عیسائیوں کا تناسب کم ہوا ہے جبکہ مذہب پر یقین نہ رکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

بیشتر امریکی عیسائی ہیں

”پیو ریسرچ سنٹر“ کی جانب سے 2014 میں لیے گئے ”امریکی مذہبی منظرنامے کے جائزے“ کی رو سے امریکی آبادی کے 71 فیصد بالغ افراد خود کو عیسائی کہتے ہیں۔ قومی سطح پر لیے جانے والے اس بڑے جائزے میں 35 ہزار سے زیادہ لوگوں سے ان کی مذہبی شناخت کی بابت پوچھا گیا۔ امریکہ میں عیسائیت خاصی متنوع ہے۔ امریکہ کی نصف سے کچھ ہی کم (47 فیصد) آبادی پروٹسٹنٹ عیسائی ہے جس میں 25 فیصد ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو انجیلی پروٹسٹنٹ کی شناخت کے حامل ہیں۔ یہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یسوع مسیح کو ذاتی حیثیت میں قبول کرنا ہی نجات کا واحد راستہ ہے اور یہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنے عقیدے میں شامل کرنے پر زور دیتے

> ہر 10 میں سے نو امریکی کسی نہ کسی اعلیٰ قوت پر یقین رکھتے ہیں تاہم انجیل میں بیان کردہ خدا پر یقین رکھنے والوں کی تعداد کم ہے۔
> — پیو ریسرچ سنٹر

ہیں۔ 15 فیصد اپنا تعلق پروٹسٹنٹ کے بڑے فرقوں سے جوڑتے ہیں جو نجات کے حوالے سے نسبتاً کم اخراجی نکتہ نظر کے حامل ہیں اور یہ لوگ سماجی اصلاح کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ سات فیصد آبادی کا تعلق تاریخی طور سے سیاہ فام پروٹسٹنٹ فرقے سے ہے جس کی تشکیل بالخصوص غلامی اور امتیاز کے تجربات سے طے پائی ہے اور اِن تجربات نے ان کے مذہبی اعتقادات اور عبادات کو ایک خاص ترکیب میں ڈھالا ہے۔ ہر پانچ (قریباً 21 فیصد) امریکیوں میں سے کم و بیش ایک کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ امریکی آبادی میں دو فیصد لوگوں کا تعلق مورمن فرقے سے ہے جبکہ گواہانِ یہوواہ اور آرتھوڈوکس عیسائیوں کی تعداد قریباً ایک فیصد بنتی ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ میں متعدد دیگر عیسائی فرقے بھی پائے جاتے ہیں مگر اِن کے ماننے والوں کی تعداد کم ہے۔

”غیرمذہبی“ اور غیرعیسائی

عیسائیوں کے بعد امریکہ میں سب سے بڑا مذہبی گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو خود کو کسی مذہب سے وابستہ نہیں کرتا۔ انہیں عموماً مذہبی لحاظ سے ”غیرمذہبی“ کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں ان کا تعلق کسی مذہبی گروہ سے نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے ”یہ لوگ خود کو پکا دہریہ، مادہ پرست اور لاادری کہتے ہیں یا اپنے خیالات کو کوئی مخصوص نام نہیں دیتے۔“

دہریے خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں جبکہ لاادری یا مادہ پرست نہ ہی خدا کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے وجود کا اقرار کرتے ہیں۔ فی الوقت امریکی آبادی میں "لادینی" افراد کی تعداد 23 فیصد ہے جس میں تین فیصد ایسے لوگ ہیں جو خود کو دہریہ کہتے ہیں، چار فیصد لاادری یا مادہ پرست ہیں جبکہ 16 فیصد کا کہنا ہے کہ وہ "کسی خاص چیز" پر یقین نہیں رکھتے۔"

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو 6 فیصد بالغ افراد امریکی عیسائیت کے علاوہ دیگر مذاہب سے وابستہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی تعداد یہودیت کے پیروکاروں کی ہے۔ امریکی آبادی میں یہودیوں کا تناسب 2 فیصد ہے۔ مسلمانوں، بدھ مت کے پیروکاروں اور ہندوؤں کی آبادی قریباً ایک فیصد ہے۔ دیگر مذاہب بشمول سکھ، لادینیت، جادو ٹونے، مقامی امریکی عقائد، بہائی، جین، رستافیری، زرتشت، کنفیوشس، شنٹو اور دروز کے پیروکاروں کی تعداد اس سے بھی کم ہے۔

امریکی مذہبی رجحانات

مذہبی منظرنامے میں آنے والی حالیہ تبدیلیوں میں دیگر لوگوں کی نسبت انجیلی پروٹسٹنٹ کہلانے والے اور تاریخی طور پر سیاہ فام پروٹسٹنٹ روایات کے علمبردار زیادہ ثابت قدم چلے آ رہے ہیں۔

یہ کہنا مشکل ہے کہ آیا یہ رجحانات قائم رہیں گے یا نہیں۔ دیکھا جائے تو نسل کا بدل غیرمذہبیوں کی تعداد میں اضافے کا ایک بڑا سبب ہے۔ سادہ الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ آج کے نوجوانوں کی کسی منظم مذہب سے وابستگی اپنے والدین اور دادا پڑدادا کی نسبت کہیں کم ہے۔ نوجوانوں میں مذہب سے عدم وابستگی کی بلند شرح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے وقت میں غیرمذہبیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو سکتا ہے۔

دوسری جانب جائزوں سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ امریکیوں میں ایک سے دوسرے مذہب کی جانب مراجعت عام بات ہے اور اس میں غیرمذہبیت ترک کر کے مذہب اختیار کرنا بھی شامل ہے۔ اگر مذہب کے بغیر بڑے ہونے والے بچوں کی بڑی تعداد بالغ ہونے پر عیسائیت، یہودیت یا دیگر مذاہب اختیار کر لیتی ہے تو پھر مستقبل میں غیرمذہبیوں کی تعداد میں اضافہ رک جائے گا۔ امریکی مذہبی منظرنامے کی تشکیل میں ترک وطن جیسے امور کا بھی اہم کردار ہو سکتا ہے جیسا کہ حالیہ دہائیوں میں لاطینی امریکہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں عیسائی امریکہ آ کر آباد ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے لوگوں میں غیرعیسائیوں کی چھوٹی تعدادیں بشمول مسلمان اور ہندو بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ §

فلوریڈا کے علاقے ہائی سپرنگ میں سینٹ بارتھولومیو اپیسکوپل گرجا گھر (نیچے) 1896 میں آنے والے تباہ کن طوفان کے بعد دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

LA IGLESIA DE
SAN JUAN BAUTISTA
1887

جـــائے مـــذہب

”مذہب سراسر بندے اور اس کے خدا کے درمیان ایک معاملہ ہے اور وہ اپنے عقیدے یا عبادت کے لیے کسی اور کو جواب دہ نہیں ہے۔۔۔ اس لیے چرچ اور ریاست کو ایک دوسرے سے الگ ہونا چاہیے۔“

— صدر تھامس جیفرسن
1802

جب سمندروں کو عبور کر کے آنے والے یورپی لوگ شمالی امریکہ آئے تو یہ براعظم پہلے سے ہی روحانی روایات سے معمور تھا۔ مقامی لوگ کم از کم 17 ہزار برس سے امریکی براعظموں میں رہتے چلے آ رہے تھے۔

مقامی امریکی قبائل پہاڑوں، صحراؤں اور ساحلوں کے درمیان کھلے علاقوں میں رہتے تھے۔ ان کے روحانی افعال کا تعلق ان جگہوں سے ہوتا تھا جہاں وہ رہتے تھے۔

آثار قدیمہ سے شروع کے قدیم امریکی انڈین باشندوں کی مذہبی رسومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی لوگوں کے ساتھ یورپیوں کی ملاقاتوں کے احوال بھی اس بارے میں روشنی ڈالتے ہیں۔ ان قبائل کی بعض روایات آج بھی زندہ ہیں۔ مقامی امریکیوں کے 500 سے زیادہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کی اپنی الگ الگ رسومات ہوتی تھیں۔

کچی اینٹوں سے بنے سان خوآن مشن گرجا گھر (بائیں) کی تعمیر 1887 میں ہوئی جو نیو میکسیکو کے علاقے لنکن میں آج بھی زیر استعمال ہے۔

جب یورپی آباد کاروں کی تعداد بڑھی تو ان کے مذاہب کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا۔ عیسائیوں نے کئی ایک مقامی آبادیوں کے مذاہب تبدیل کرا دیے۔

فطری دنیا کا پاس اور روحانیت و مادیت میں عدم تفاوت اس سماج میں ایک مشترک قدر تھی جسے ماہرین بشریات مظاہر پرستی کہتے ہیں۔

نو آبادکاروں کے ساتھ عیسائیت کی آمد

یورپی آباد کاروں نے مقامی زندگی اور رسومات کو تبدیل کر دیا۔ 17ویں صدی کے آغاز میں آبادکاروں کی تعداد بڑھی تو ان کے مذاہب کی موجودگی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بہت سے مواقع پر عیسائیوں نے مقامی آبادی کے مذہب کو تبدیل کرا دیا۔ بعض مقامی امریکیوں نے عیسائیت قبول کر لی تو دیگر قدیمی رسومات پر قائم رہنے کی کوشش کرتے رہے۔ 18ویں اور 19ویں صدی کے دوران مقامی لوگوں میں چند دور اندیش مقامی پیغمبروں نے بڑھتے ہوئے یورپی رسوخ کے ردعمل میں نئے اعتقادات متعارف کرائے۔

عیسائی پروٹسٹنٹ گروہ سب سے پہلے امریکہ آئے۔ زائرین اور راسخ العقیدہ لوگ انگلینڈ میں مذہبی بنیاد پر کی جانے والی زیادتیوں سے فرار اختیار کر کے امریکہ آئے۔ ولندیزی تاجروں اور کسانوں نے ولندیزی اصلاحی چرچ متعارف کرایا۔ فرانسیسی اور دیگر یورپی لوگ کیتھولک عیسائیت ساتھ لائے۔ جنوب مشرقی امریکہ اور براعظم کی دوسری سمت کیلی فورنیا اور جنوب مغربی ریاستوں میں ہسپانوی افواج اور نو آبادکاروں نے مقامی لوگوں پر اپنا کیتھولک مذہب مسلط کیا۔

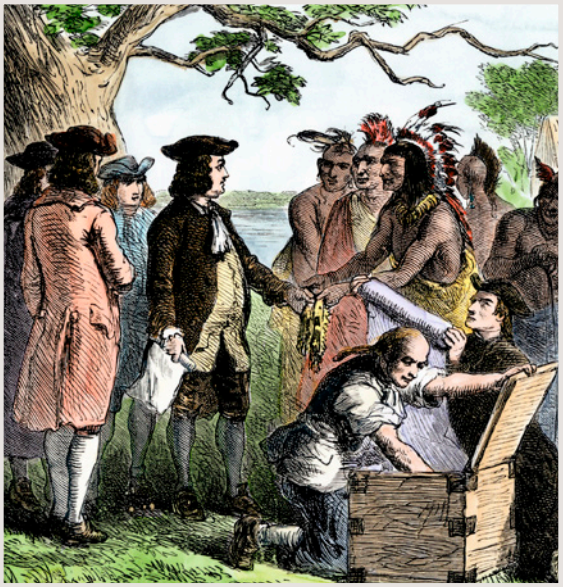

1683 میں ولیم پین (اوپر) کا پنسلوینیا کی کوئیکر نوآبادی میں لینیپ انڈین باشندوں کے ساتھ معاہدہ۔

(نیچے) جارج واشنگٹن 1787 میں دستوری اجلاس کے موقع پر امریکی آئین کا مسودہ لیے کھڑے ہیں۔

مختلف النوع مرکب

جب بہت سے عیسائی فرقوں نے امریکہ میں قدم جما لیے تو ان میں باہم ٹکراؤ اور بعض اوقات لڑائی بھی ہونے لگی۔ ہر نوآبادی پر کسی مخصوص فرقے سے تعلق رکھنے والوں کا غلبہ ہوتا تھا۔ کچھ عرصے تک کوئیکر فرقے اور چرچ آف انگلینڈ کے مخالفین کو امریکی نوآبادیوں میں اسی طرح ہراساں کیا جاتا رہا جیسا کہ انگلینڈ میں کیا جاتا تھا۔ اسی لیے ولیم پین نامی کوئیکر نے 1681 میں پنسلوینیا ریاست قائم کی جس کا مقصد کوئیکر اور دیگر فرقوں کے پیروکاروں کو مذہبی آزادی فراہم کرنا تھا۔

اگرچہ نوآبادیوں میں عیسائی عقیدے کا غلبہ تھا تاہم 1763 میں رھوڈز آئی لینڈ میں نیوپورٹ کے مقام پر پہلی یہودی عبادت گاہ قائم کی گئی۔

ملک کے بانیوں نے اس پھلتے پھولتے مذہبی تنوع کو برقرار رکھنے کی کوشش کی اور کسی ایک سرکاری مذہب کے قیام کی مخالفت کی۔ 1791 میں امریکی آئین میں ترمیم کی گئی جس میں کہا گیا کہ "کانگریس کسی ایک مذہب کے قیام کی غرض سے یا مذہبی اعتقادات پر آزادانہ عمل کی مخالفت میں کوئی قانون نہیں بنائے گی۔" اس قانون نے اس نئے ملک کو یورپ اور اُن دیگر خطوں کے ممالک سے ممتاز بنایا جہاں کسی ایک مذہب کے سرکاری مذہب ہونے کا قانون موجود تھا۔

آئین میں پہلی ترمیم کے ذریعے مذہبی تکثیریت کی ضمانت دی گئی اور ایسا ملک بنانے پر زور دیا گیا جہاں ہر طرح کے مذہبی اعتقادات کا احترام ہو گا اور جہاں لوگ اپنی مرضی کے عقائد پر عمل کر سکیں گے یا کسی بھی مذہب کی پیروی نہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔ §

ملک کے بانی اس پھلتے پھولتے مذہبی تنوع کو برقرار رکھنے کے خواہاں اور ایک واحد سرکاری مذہب کے قیام کے مخالف تھے۔

"ہلکی سی ہوا میں بھی آپ کاٹن وڈ درخت کی آواز سن سکتے ہیں؛ یہ ... عظیم روح سے دعا کرتا ہے کیونکہ ناصرف انسان بلکہ تمام چیزیں اور تمام جاندار مختلف انداز میں مسلسل اس کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔"

– بلیک ایلک

اوگلالا سُو قبیلے کی مقدس شخصیت بلیک ایلک (1863 تا 1950) ایک بااثر مقامی صاحب بصیرت اور خداپرست عیسائی تھے۔ رومن کیتھولک چرچ نے تبلیغی کام پر 2016 میں انہیں سینٹ کا درجہ دینے کے لیے نامزد کیا۔ اگر وہ اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو مقامی امریکیوں میں وہ دوسرے سینٹ ہوں گے۔ کاٹیری ٹیکاکویڈا مقامی امریکیوں کی نسل سے تعلق رکھنے والی واحد سینٹ ہیں۔

قدیم مذہبی رسوماتی مقامات جنوب مغرب میں جگہ جگہ موجود ہیں

ہوپی، زونس اور دیگر کے اسلاف قدیم پیوبلو قبائل نے جنوب مغربی پہاڑوں میں کچی اینٹوں سے بنے گھر بسائے۔ یہ لوگ 12ویں اور 13ویں صدی میں کولوراڈو اور نیومیکسیکو میں اپنے شہر چھوڑ کر یہاں آئے تھے۔
نیوز پیپر راک یا "تسے ہین" یعنی (داستان سناتی چٹان) نامی پتھر پر ناواہو باشندوں کے جانوروں، انسانوں، شکاری مناظر اور تجریدی نمونوں کی تصاویر کندہ ہیں۔ یوٹا میں موجود یہ نقش 2000 سال پرانے ہیں۔

نیومیکسیکو میں ایزٹک آثار کی قومی یادگار میں موجود ایک تقریباتی ایوان قدیم پیوبلو باشندوں نے 1000ء اور 1600ء کے درمیانی عرصہ میں تعمیر کیا۔

بایاں، ہسپانوی کیتھولک مشن کا لگ بھگ 1613 میں تعمیر کردہ سینٹ آگسٹن ڈی آئسلیٹا پیوبلو ۔

نیچے، ایڈورڈ ایس کرٹس کی 1908 میں لی گئی تصویرمیں مونٹانا میں ایک ایپسا روک (کوا) قبیلے کی تمباکو سے متعلق تقریب دکھائی گئی ہے۔

مقامی رسومات کی فطرت میں گڑھی جڑیں

بہت سے مقامی قبائل تمباکو کو مقدس شے قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے انسان اور روحانی دنیاؤں میں تعلق کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مذہبی رسومات اور معابدوں کے موقع پر تمباکو پیش کیا جاتا ہے۔ قبائلی رسومات و تقریبات میں فطرت سے وابستہ رقص شامل ہوتے ہیں جیسا کہ گھاس کا رقص، سورج رقص اور بارش کا رقص۔ انڈین باشندوں کا مذہب تبدیل کرانے کے خواہاں عیسائیوں نے مشن چرچ اور تعلیمی ادارے قائم کیے۔ بہت سے قبائل تبدیلی مذہب کے باوجود اپنی رسومات قائم رکھے ہوئے ہیں۔

ہسپانوی مشنوں کی فاتحین کے ساتھ آمد

امریکی براعظموں میں پہلے عیسائی مشنری ہسپانوی تھے جنہوں نے 16ویں صدی میں تلاش کاروں کی طرف سے دریافت کردہ زمین پر گرجا گھر قائم کیے۔ میکسیکو، کیلی فورنیا، جنوب مغرب اور فلوریڈا میں ایسی جگہیں عام ملتی ہیں جہاں یہ مشن قائم کیے گئے تھے۔ نیومیکسیکو کے علاقے سانتا فے میں سان میگوئل نامی گرجا گھر 1610 کے لگ بھگ تعمیر کیا گیا۔ کیلی فورنیا میں سان ڈیگو سے سونوما تک 600 میل کے علاقے میں 21 مشن موجود ہیں۔

پہلا یہودی کنیسہ 1763 میں قائم ہوا

ٹورو کنیسہ امریکی سرزمین پر تعمیر کیا جانے والا پہلا یہودی عبادت خانہ تھا۔ جارج واشنگٹن نے 1790 میں اس کا دورہ کرنے کے بعد اس کے عبادت گزاروں کو مذہبی رواداری کا وعدہ کرتے ہوئے لکھا کہ "نئی مملکت میں مذہبی ہٹ دھرمی کو قبول نہیں کیا جائے گا، مذہبی بنیاد پر ظلم وستم کی معاونت نہیں کی جائے گی اور ریاست اپنے لوگوں سے صرف یہی چاہے گی کہ وہ اچھے شہریوں کی طرح رہیں۔" ان کا یہ خط ہر سال لوگوں کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔

اوپر، سان فرانسسکو شہر کا نام "مشن سان فرانسسکو ڈی ایسس" کے نام پر رکھا گیا۔ یہ چرچ 1776 میں قائم ہوا تھا۔
بایاں، رھوڈز آئی لینڈ میں واقع ٹورو نامی یہودی کنیسہ اب بھی کھلا ہے۔

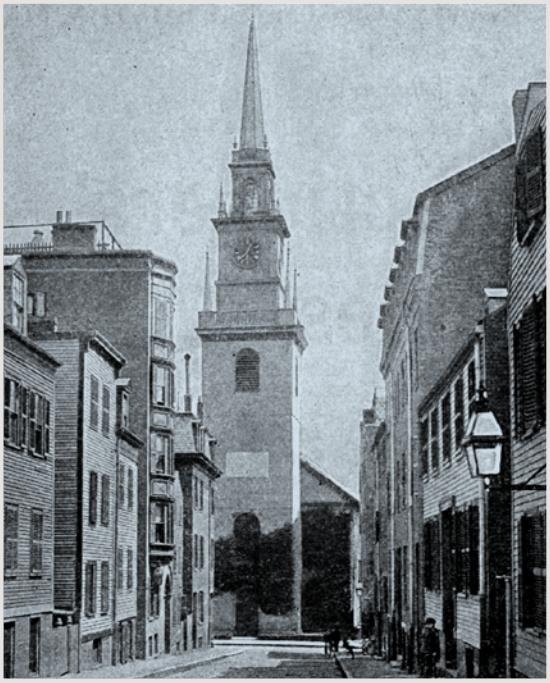

پروٹسٹنٹ ابتداً مشرقی ساحل پر آباد ہوئے

انگلینڈ سے آئے آبادکاروں نے پکی اینٹوں سے بنا پہلا گرجا گھر 1647 میں ورجینیا کے علاقے جیمز ٹاؤن میں قائم کیا۔ ولندیزی، اناجیلی، پریسبی ٹیرین اور کوئیکر فرقوں کی عبادت گاہیں سولہویں صدی میں تعمیر ہوئیں۔ امریکی انقلابی تاریخ میں بوسٹن کے اناجیلی اولڈ نارتھ چرچ کو پیغام رسانی کے لیے استعمال ہونے والے مینار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ انقلابی جنگ کے پہلے معرکے سے قبل یہاں سے انقلابیوں کو برطانوی حملے کی بابت خبردار کیا گیا تھا۔

اولین معلوم مسجد سبزہ زار پر بنائی گئی

مسلمان ابتدائی تلاش کاروں کے ہمراہ شمالی امریکہ آئے مگر 20ویں صدی تک یہاں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں تھی۔ پہلی مسجد (بائیں) 1929 میں نارتھ ڈکوٹا کے علاقے راس میں لبنانی اور شامی تارکین وطن نے بنائی۔ دوسری قدیم ترین "بڑی مسجد" آئیووا کے علاقے سیڈر ریپڈز میں 1934 میں قائم کی گئی۔

اوپر، بوسٹن میں واقع کرائسٹ چرچ یا "اولڈ نارتھ چرچ" 1723 میں قائم کیا گیا۔

1816
152

مـــذہبی بـــــرادریاں

”میرے مذہب میں تمام مذاہب شامل ہیں۔
میرا خدا پر یقین ہے، میرا کائنات پر یقین ہے۔
میرا ایمان ہے کہ تم خدا ہو اور میرا ایمان ہے کہ
میں خدا ہوں؛ میرا یقین ہے کہ زمین خدا ہے
اور کائنات خدا ہے۔ ہم سب خدا ہیں۔“

– رے بریڈ بری
انٹرویو، ٹائم 2010

امریکی مذہبی لوگ ہیں جو اپنے عقائد کا کئی ایک انداز سے اظہار کرتے ہیں۔ ان کی مذہبی رسومات رسمی یا غیررسمی اور عوامی یا نجی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

بہت سے امریکی مذہبی عبادت خانوں سے جڑے ہوئے ہیں اور روزانہ، ہفتہ وار یا کبھی کبھار، اپنے گرجا گھروں، کنیسوں، مساجد یا دیگر عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔

کسی مخصوص عقیدے سے عدم وابستہ دیگر لوگ استغراقی گروہوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں یا روحانی اعتبار سے اپنی ذات تک محدود رہتے ہوئے با اصول زندگی گزارتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کم مایہ لوگوں کی مدد کر کے بھی اپنے اصولوں کا اظہار کر تے ہوں۔

عیسائیت بدستور امریکہ میں غالب مذہب ہے۔ آج ملک بھر میں 900 سے زیادہ عیسائی فرقے موجود ہیں۔

عالمی اہمیت کے حامل تمام بڑے غیرعیسائی مذاہب کے پیروکاروں کی بھی امریکہ میں ایک اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ ان میں بدھ مت، ہندومت، اسلام، جین مت، یہودیت، سکھ ازم اور دیگر مذاہب کے ماننے والے شامل ہیں۔

بائیں، ورمونٹ کے علاقے برلنگٹن میں 1816 میں تعمیر کردہ ”اینٹوں کے بنے ملاقاتی گھر“ میں اب برلنگٹن کی پہلی موحد عالمگیریت پسند سوسائٹی قائم ہے۔

امریکہ میں ایجاد کیے جانے والے مذاہب

امریکیوں نے بعض عیسائی فرقوں پر اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ یورپ سے یہاں منتقل ہونے والے بیپٹسٹ اور میتھوڈسٹ اس کی دو مثالیں ہیں۔

امریکیوں نے نئے مذاہب بھی ایجاد کیے۔ ان میں سے بعض کے پیروکاروں کی بہت بڑی تعداد تھی اور یہ مذاہب آج بھی زندہ ہیں۔ ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو وقت کے ساتھ ساتھ معدوم ہوتے چلے گئے۔

امریکہ میں تشکیل پانے والے مذاہب کی ایک مثال مورمن ہے جسے رسمی طور پر عہد حاضر کے صوفیا کا عیسوی چرچ بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِن میں موحد آفاقیت پسند، افریقی میتھوڈسٹ ایپس کوپل اور ظہور مسیح ثانی کے معتقدین اور گواہانِ یہووا نامی فرقے بھی شامل ہیں۔

شیکری اور غنائی جیسے مثالی مذاہب آئے اور چلے گئے۔ کٹر لوتھرن فرقے سے تعلق رکھنے والے جرمن تارکین وطن نے ایک مثالی مذہبی نمونے پر، 'امانہ نوآبادیاں' قائم کیں۔ امانہ جدید ادوار میں بھی قائم رہیں اور دست کاریوں، کپڑے اور پھر امانہ ریفریجریٹر بنانے کے حوالے سے مشہور ہوئیں۔

انجیلیت، خمیسیت اور کرشماتی عیسائیت جیسے فرقوں نے بھی امریکہ میں مقبولیت حاصل کی۔ فرقہ ملتے جلتے مذہبی اعتقادات پر یقین رکھنے والے گروہ کو کہتے ہیں۔ 20ویں صدی میں اس طرح کے بعض فرقے 'بڑے گرجا گھروں' میں تبدیل ہو گئے جو بہت بڑی جگہوں پر عبادت کا انعقاد کرتے ہیں۔ ایسے مذہبی فرقوں کے ارکان کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ بعض کی مخصوص ارکان کی تعداد 40 ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔ آج کے امریکہ میں عیسائیت کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد پروٹسٹنٹ ہے۔

روائتی کیتھولک اور آرتھوڈوکس، امریکی عیسائی آبادی کا قریباً 23 فیصد ہیں۔

اوپر، لکڑی سے بنا یہ کیبن، 1814 اور 1827 کے درمیانی عرصہ میں انڈیانا میں مثالی مذہبی گروہوں کے تعمیر کردہ قصبے نیو ہارمونی کا حصہ تھا۔

نیچے، ریاست مین کے علاقے سیباتھ ڈے لیک میں 1962 کی اس تصویر میں شیکر فرقے سے تعلق رکھنے والے آخری لوگوں میں شامل ایک خاتون پنیر بنانے والی مشین دکھا رہی ہے۔ نفیس شیکری فرنیچر کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

سیاہ فام چرچ

1700 کے اواخر میں جب سفید فام آبادیوں میں قائم گرجاگھروں سے سابق غلاموں کو بے دخل کیا گیا توانہوں نے اپنے گرجا گھر بنا لیے۔ ایک بیپٹسٹ مبلغ پیٹر ڈیورٹ نے 1790 کے لگ بھگ سیاہ فام برادری کا اولین گرجا گھر قائم کیا۔ آج ایسے فرقوں میں افریقی میتھوڈسٹ ایپس کوپل چرچ، قومی بیپٹسٹ کنونشن اور بہت سے دیگر سیاہ فام چرچ فروغ پا رہے ہیں۔

غیرعیسائی مذاہب

یہودی کنیسے نوآبادیاتی دور میں قائم ہونا شروع ہوئے اور آج بہت سے امریکی شہروں اور قصبوں میں شان سے ایستادہ دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں راسخ العقیدگی سے لے کر اصلاحیت تک، یہودیت کی تمام شاخوں کے پیروکاروں کی کی نمائندگی ہوتی ہے۔

اسلام بھی ابتدائی دور سے ہی امریکہ میں موجود تھا مگر پہلی امریکی مسجد 20ویں صدی کی ابتدا میں قائم ہوئی تھی۔

حالیہ دہائیوں میں بہت سے امریکی لوگوں نے ایشیائی مذاہب اختیار کیے ہیں۔ چین، جاپان اور کوریا سے بدھ اساتذہ امریکہ آئے یا یہاں آباد ہوئے اور بہت سے لوگ ان سے وابستہ ہو گئے۔ ہندو گروؤں نے یوگا کے قدیم طریقے سکھانے کے لیے آشرم بنائے اور ہندو تارکین وطن نے مندر تعمیرکیے۔

سکھوں کی امریکہ میں آمد 19ویں صدی کے اواخر میں ہوئی۔ اس موحدانہ مذہب کے ماننے والوں نے بھی ملک بھر میں اپنے گردوارے قائم کیے۔

20ویں صدی کے اواخر میں "نئے دور" کی عبادات سامنے آئیں جن میں گیان دھیان، مراقبے، روحانیت اور انسانیت پر زور دیا جاتا ہے۔ کسی مخصوص مذہب سے وابستگی نہ رکھنے والے لوگ عموماً ان چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ آج امریکہ میں ایسے لوگوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ §

اوپر، ایک امانہ کاریگر کرسی بنا رہا ہے۔ یہ لوگ فرنیچر، گھڑیال اور ریفریجریٹر تیار کرتے ہیں۔

نیچے، نیویارک سٹی کے برینٹ پارک میں لوگ یوگا کی مشق میں شریک ہیں۔

GLORY BE TO THEE
O LORD MOST HIGH

اتوار: سماجی موقعے کا دن

عبادات کے بعد پادری اور دیگر عبادت گزاروں سے گرجا گھر کی سیڑھیوں پر ملاقات کرنا ایک دیرینہ روائت ہے جس سے برادری کی تعمیر ہوتی ہے۔ ملک بھر میں قائم بہت سے گرجا گھروں کے عبادت گزار لاطینی ہیں۔ بائیں، فلوریڈا کے میامی بیچ میں سینٹ فرانسس ڈی سیلز کیتھولک چرچ کی طرح، گرجا گھروں میں انگریزی اور ہسپانوی دونوں زبانوں میں عبادات کی جاتی ہیں۔

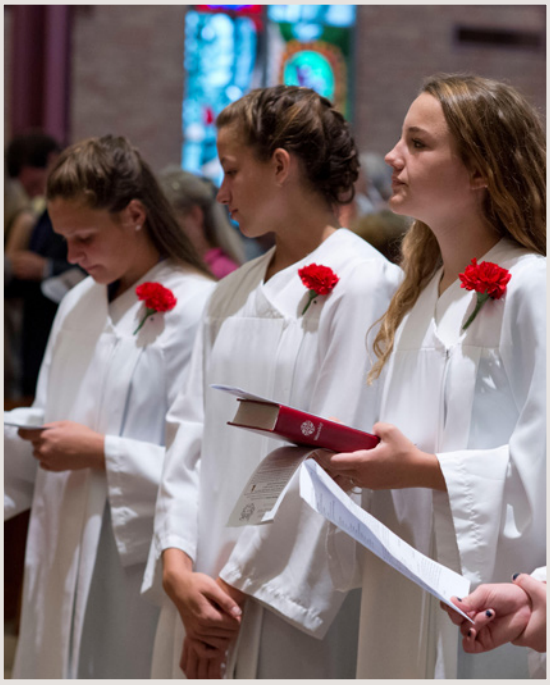

عیسائیوں کا زندگی کے اہم مراحل کی رسومات منانا

بہت سے عیسائی جس پہلی مذہبی رسم سے گزرتے ہیں وہ بپتسمہ ہے۔ اس طرح وہ باقاعدہ طور پر ایک مذہب کا حصہ بن جاتے ہیں۔ رومن کیتھولک، آرتھوڈوکس عیسائی اور دیگر ایسی سات رسومات مناتے ہیں۔ دائیں، ٹیکساس کے شہر آسٹن میں سینٹ مارٹن انجیلی لوتھرن گرجا گھر میں نوجوان "بپتسمے کی تصدیق" یا تصدیقی رسم میں شریک ہیں۔

بائیں، سینٹ پال ایپس کوپل کیتھیڈرل 1817 میں قائم ہوا۔ بفیلو، نیویارک میں اس کی شاخ 1890 میں کھولی گئی۔

اپنے آبائی ممالک کے عکاس: امریکی آرتھوڈوکس گرجا گھر

امریکہ میں موجود بیشتر آرتھوڈوکس عیسائی گرجا گھر مشرقی آرتھوڈوکس ہیں جن میں روسی، شامی اور یونانی گرجا گھر شامل ہیں۔ آج کل مشرقی آرتھوڈوکس گرجا گھروں کا شمار کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے ہمراہ تین بڑے عیسائی گروہوں میں ہوتا ہے اور دنیا بھر میں اس کے پیروکاروں کی تعداد 20 کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔

روایات سے مالا مال مشرقی آرتھوڈوکس چرچ

امریکہ میں قائم مشرقی آرتھوڈوکس گرجا گھروں میں ابتدائی دور کی روایات کو برقرار رکھا گیا ہے جن میں مورتیوں کا استعمال بھی شامل ہے۔ حضرت عیسی، ان کی والدہ مریم اور صوفیا کی اشکال پر مبنی فن کے یہ نمونے عقیدت کے مراکز ہیں۔ یہ گرجا گھر مردوں اور عورتوں کے لیے راہبانہ زندگی کو اہمیت دیتے ہیں۔ امریکہ میں قریباً 100 آرتھوڈوکس خانقاہیں قائم ہیں۔ دائیں، شکاگو میں قائم یونانی آرتھوڈوکس چرچ میں گرج گھر کے خدمت گار نوجوان مذہبی رسم میں معاونت کر رہے ہیں۔

فلوریڈا کے علاقے سینٹ پیٹرزبرگ کے سینٹ اینڈریوز کے گرجا گھر کا شمار امریکہ میں موجود کم از کم 50 روسی آرتھوڈوکس گرجاگھروں میں ہوتا ہے۔

اندرونِ ملک تشکیل پانے والا مذہب: مورمن

”عہد حاضر کے صوفیا کے عیسوی چرچ“ سے وابستہ لوگوں کو مورمن کہا جاتا ہے۔ جوزف سمتھ نے اس مذہب کی بنیاد 1830 میں رکھی۔ یہ لوگ مذہبی بنیاد پر ڈھائے جانے والے مظالم سے بچنے کے لیے نیویارک سے ملک کے مغربی علاقوں میں منتقل ہوئے۔ سمتھ کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کے جانشیں برِگ ہیم ینگ نے مورمن پیروکاروں کی یوٹاہ میں ایک محفوظ جگہ پہنچنے میں قیادت کی۔ سالٹ لیک سٹی میں واقع مورمن عبادت گاہ پوری دنیا میں مشہور ہے۔

موحدین بہت سے اعتقادات اپناتے ہیں

موحدانہ آفاقیت پسندی کا قیام ایک ایسے ترقی پسند عیسائی مذہب کے طور پر عمل میں آیا تھا جو بہت سے مغربی و مشرقی عقائد کا مجموعہ ہے۔ مشمولہ عقائد کے حامل اس مذہب میں سچائی اور حقیقت کی آزادانہ و ذمہ دارانہ تلاش میں معاون اقرار کے سوا کوئی مشترکہ مذہبی نظام نہیں ہے۔ بائیں، منی سوٹا میں سینٹ پال کے موحدانہ چرچ میں ایک بچے کو بپتسمہ دیا جا رہا ہے۔

اوپر، سالٹ لیک سٹی میں واقع مورمن عبادت گاہ اس عقیدے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔

امریکہ میں میتھوڈ ازم ابتدا ہی میں اختیار کر لیا گیا تھا

میتھوڈازم کی شروعات 1730 کی دہائی میں دو انگریز بھائیوں جان اور چارلس ویزلے نے کیں۔ یہ دونوں جارجیا کی نوآبادی میں انجیلی مبلغ تھے۔ انگلینڈ واپسی پر انہوں نے اصلاح پسند میتھو ڈسٹ چرچ کی بنیاد رکھی۔ نوآبادیوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ اس مذہب کے پیروکاروں میں شامل ہوئے۔ 18ویں اور 19ویں صدی میں مذہبی احیا کی تحریکیں میتھوڈ ازم کے فروغ میں مدد گار ثابت ہوئیں۔ اب یہ پروٹسٹنٹ مذہب کا سب سے بڑا فرقہ ہے۔ اس کے بڑے گرجا گھر روایتی طرز کے ہیں جن میں دیگر کے علاہ پریسبی ٹیرین اور ایپس کوپلین بھی شامل ہیں۔

سب سے اوپر، جارجیا کے علاقے میکن میں پادری 1826 سے لے کر آج تک ملبری سٹریٹ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ میں لوگوں کا استقبال کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیلی فورنیا کے علاقے بوڈی میں سونے کی کانوں کے سبب کبھی لوگوں کا ہجوم دکھائی دیا کرتا تھا مگر اب یہ ایک ویران قصبہ ہے۔ تاہم اب بھی یہاں قدیم میتھو ڈسٹ چرچ (اوپر) قائم و دائم ہے۔

نیچے، نیومیکسیکو کے علاقے ٹاؤز میں واقع پہلا انڈین بیپٹسٹ چرچ ایک چھوٹے سے فرقے کا چرچ ہے۔

بیپٹسٹ نوآبادیاتی دور میں امریکہ آئے

رھوڈز آئی لینڈ کو مذہبی آزادی کی جگہ بنانے والے راجر ولیمز نے 1638 میں وہاں پہلا امریکی بیپٹسٹ چرچ قائم کیا تھا۔ بیپٹسٹ خودمختار چرچ ہے جس میں ہر چرچ اپنے معاملات میں آزاد ہوتا ہے۔ امریکہ میں قریباً 5000 بیپٹسٹ چرچ موجود ہیں۔ نیچے، فلوریڈا کے علاقے اوکالا میں پہلے بیپٹسٹ چرچ کے ایک ہزار سے زائد ارکان ہیں اور گرجا گھر مذہبی گیت گانے والے بہت بڑے طائفے کی آوازوں سے گونجتا رہتا ہے۔

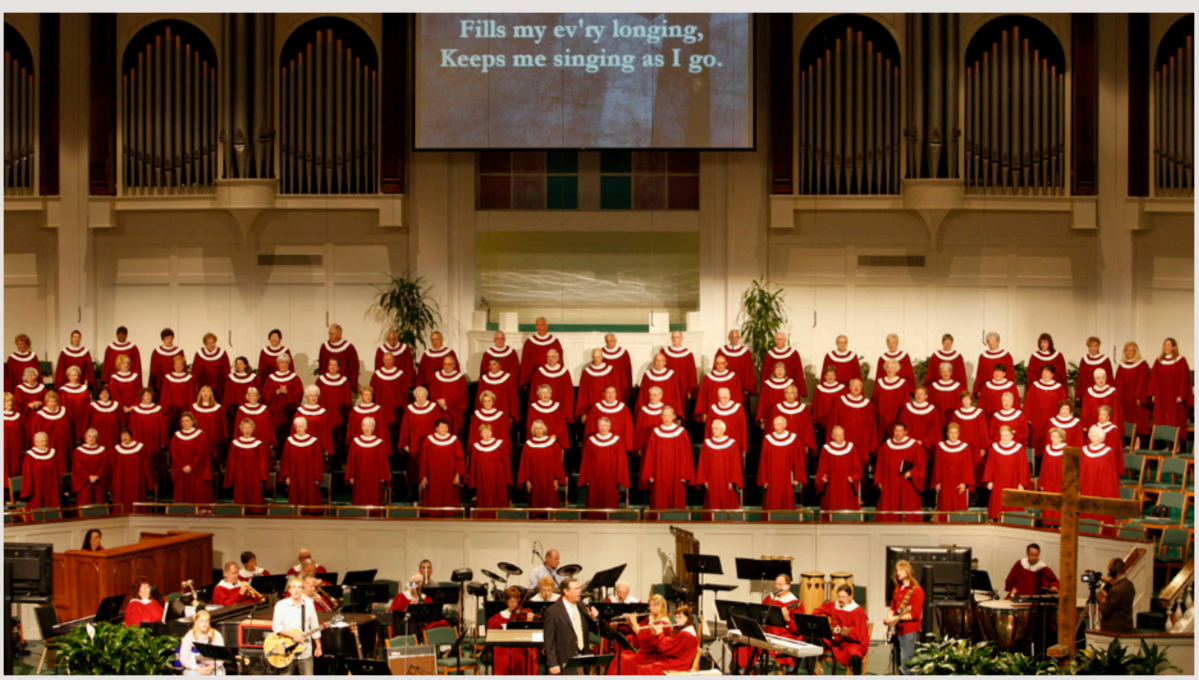

افریقی امریکی چرچ تاریخی طور پر منفرد ہیں

غلامی سے نجات پانے والے سیاہ فام افراد نے سب سے پہلے سیاہ فام عیسائی گرجا گھر قائم کیے۔ امتیازی سلوک کے سبب وہ سفید فام لوگوں کے قائم کردہ بیشتر گرجا گھروں میں عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ آج اگرچہ بعض گرجا گھروں میں افریقی نژاد امریکیوں کی غالب اکثریت ہے تاہم یہاں کسی سے امتیازی سلوک نہیں برتا جاتا۔ افریقی میتھوڈسٹ ایپیسکوپل چرچ اور قومی بیپٹسٹ کنونشن اس کی مثالیں ہیں۔ افریقی نژاد امریکی تمام عقائد کی عبادات میں شرکت کرتے ہیں۔

پرجوش گیت اور تبلیغ سیاہ فام گرجا گھروں کو ممتاز بناتی ہے

سیاہ فام لوگوں کے قائم کردہ گرجا گھر زندہ دل اور متاثر کن مذہبی موسیقی کے لیے معروف ہیں۔ انجیل گانے والے نوعمری سے ہی اس موسیقی سے وابستہ ہو جاتے ہیں، جیسا کہ منیسوٹا میں سینٹ پال کے ماؤنٹ اولیوٹ بیپٹسٹ چرچ کے طائفے میں شامل یہ بچے مذہبی گیت گا رہے ہیں۔ اریتھا فرینکلن، ٹینا ٹرنر، یوشر اور جان لیجنڈ نے اپنے چرچ کے طائفے میں ہی گلوکاری کی شروعات کی تھیں۔ (دائیں) سینٹ پال میں چرچ کے ارکان گرجا گھر کے باہر ملاقات کر رہے ہیں۔

جنوبی کیرولائنا کے شہر چارلسٹن میں کلیسا کے ارکان ایمانویل افریقی میتھوڈسٹ ایپیسکوپل چرچ (بائیں) کے باہر جمع ہیں۔

میسا چوسیٹس کے علاقے ایوریٹ میں واقع ٹوبین برج سائنا گاگ (اوپر) میں ایک ربی صبح کی عبادت کروا رہا ہے۔

یہودی کنیسے خدا کی تکریم کی جگہ ہے

کیلی فورنیا کے علاقے برکلے میں واقع اوپر دکھایا گیا "کانگریگیشن بیتھ اسرائیل" راسخ العقیدہ یہودی فرقے کی ایک جدید یہودی عبادت گاہ ہے جس کا قیام 1915 میں اس وقت عمل میں آیا جب یہودی اکٹھے ہو کر گھروں میں عبادت کیا کرتے تھے۔ امریکہ میں موجود یہودیوں کا تعلق راسخ العقیدہ، اصلاح پسند، رجعت پسند اور تنظیم نو کے حامیوں سمیت یہودیت کی تمام شاخوں سے ہے۔ اِن میں سے بعض فرقے کے ربیوں کے پیروکاروں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ پیو ریسرچ سنٹر کے مطابق امریکہ میں مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے اور نہ کرنے والوں یہودیوں کی تعداد قریباً 50 لاکھ ہے۔

مسلمان عیدالفطر کی
نماز ادا کر رہے ہیں۔
نیچے، نیویارک میں
بروکلین کی ایک مسجد
کا بیرونی منظر۔

مسلمان عبادت کے بلاوے پر لبیک کہتے ہیں

امریکہ میں مسلمان تارکین وطن کی آمد کے کافی عرصے بعد مساجد تعمیر ہوئیں۔ 20ویں صدی میں ان مساجد کی تعمیر شروع ہونے سے پہلے اجتماعی عبادات کے لیے مسلمان ایک دوسرے کے گھروں یا کرائے پر حاصل کردہ جگہوں پر جمع ہوا کرتے تھے۔ اوہائیو کے علاقے گریٹر ٹولیڈو میں واقع اسلامی مرکز شہر میں مسلمانوں کے 10 عبادتی مقامات میں سے ایک ہے۔ 1970 میں جب اندرون شہر واقع مسجد میں جگہ کم پڑ گئی تو یہ مرکز تعمیر کیا گیا۔

بعض عیسائی مرکزی دھارے سے باہر ہیں

امریکہ میں گواہانِ یہوواہ کا آغاز 19ویں صدی کے اواخر میں ہوا تھا۔ یہ لوگ بیشتر روایتی عیسائی نظریات سے متضاد اعتقادات کے مالک ہیں۔ یہ لوگ گھر گھر جا کر تبلیغ کرتے اور انجیل کے اسباق پر مبنی "دی واچ ٹاور" جیسے رسالے تقسیم کرتے ہیں۔ مرکزی دھارے کے گرجا گھروں سے الگ اس فرقے کے پیروکاروں کی تعداد مجموعی امریکی عیسائی آبادی کا 3 فیصد ہے۔

امن کے لیے متحرک انجمن دوستاں

انجمن دوستاں نامی فرقہ کوئیکر کے نام سے بھی معروف ہے۔ اس کا ظہور 17ویں صدی کے انگلینڈ میں ہوا۔ دیگر عیسائی فرقوں کی جانب سے کی جانے والی زیادتیوں کے باوجود امریکی نوآبادیات میں کوئیکر فرقے نے فروغ پایا۔ ابتدا ہی سے باطن اور استغراق پر توجہ دینے والے کوئیکر جنگ اور غلامی کے مخالف تھے۔ یہ لوگ خود کو سماجی انصاف کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ بائیں، میری لینڈ کے علاقے سینڈی سپرنگ میں کوئیکر فرقے کے ارکان کا اجلاس۔ اجلاس کے اختتام پر شرکا ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں۔

یہوواہ فرقے کے ارکان (اوپر) ہونولولو میں انجیل اور دیگر مواد تقسیم کر رہے ہیں۔

عظیم بیداری مذہبی احیا کا سبب بنی

عیسائیت کا احیا 18ویں اور 19ویں صدی کے امریکہ کا طرہ امتیاز تھا۔ پہلی عظیم بیداری کی شروعات برطانیہ میں ہوئی تھیں مگر یہ لہر میتھوڈ ازم اور دیگر اناجیلی عقائد کے ساتھ نوآبادیات میں بھی پہنچیں۔ دوسری عظیم بیداری کے عرصہ میں ملک بھر کے شہروں اور قصبوں میں عیسائیت کی بحالی کے لیے اجلاس ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد اناجیلیت کو حیاتِ نو ملی۔ آنجہانی بلی گراہم (دائیں) اس تحریک کے نامور شارح تھے۔

دکانوں کے درمیان گرجا گھروں کے قیام سے شہری آبادیاں بہتر ہوئی ہیں

شہروں کے کاروباری علاقوں میں سٹوروں کے ساتھ قائم کیے گئے گرجا گھر ترقی کی بنیاد بنتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ عیسائی جماعتوں کے چھوٹے چھوٹے گرجا گھر ہوتے ہیں جو کاروباری دکانوں کو استعمال میں لاتے ہیں۔ مقامی برادری کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان عوامی گرجا گھروں میں روحانی مشاورت کے ساتھ ساتھ اکثر کھانے پینے کی اشیا اور کپڑے اکٹھے کرنے کی مہموں کےعلاوہ دستکاری کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ مساجد اور ہندو و بدھ مندر بھی ایسی ہی جگہوں پر قائم کیے گئے ہیں۔

ورجینیا کے علاقے پیٹرز برگ میں ایک چھوٹے سے قصبے میں واقع مارننگ سٹار پینٹیکوسٹل یروشلم چرچ (بائیں) کے سامنے دکانیں قائم ہیں۔

یہاں بدھ مت کی تمام روایات سے وابستہ لوگ مراقبے کرتے ہیں

20ویں صدی میں چینی، جاپانی اور تبتی بدھ اساتذہ کی امریکہ آمد کے بعد بدھ مت یہاں تیزی سے فروغ پانے والے مذاہب میں شامل ہو گیا۔ ویت نامی اور کوریائی تارکین وطن نے امریکہ میں بدھ مندر قائم کیے۔ جاپانی زین ماہرین نے مراقبے کی جگہیں بنائیں۔ قدیم جاپانی بدھ پیشوا نچرن کی تعلیمات نے فروغ پایا۔ آج امریکہ میں بدھ مت کی تمام شاخوں کے پیروکاروں میں غیرایشیائی لوگوں کی نمایاں تعداد موجود ہے۔

فارس کے مذہبی فلسفوں کا نئی سرزمین پر فروغ

اگرچہ آج کل ایرانی نژاد امریکیوں کی اکثریت میں شیعہ اسلام کا غلبہ ہے، تاہم یہاں قدیم زرتشت مذہب کے پیروکار بھی موجود ہیں۔ مشی گن کے علاقے ڈیئر بورن میں واقع اسلامی مرکز امریکہ میں قدیم ترین شیعہ مسجد ہے۔ امریکی صوفی عارفانہ صوفی ازم سے وابستہ ہیں۔ یہاں بہائی عقیدے سے تعلق رکھنے والوں کی اتنی بڑی تعداد موجود ہے جو شمالی امریکہ میں شکاگو کے قریب واقع بہائی عبادت گاہ (بائیں) کی معاونت کے لیے کافی ہے۔

کیلی فورنیا کے علاقے سانتا آنا میں ایک ویت نامی بدھ پیشوا (اوپر) دوسرے دو افراد کے ہمراہ عبادت کر رہا ہے۔

بھارت سے تعلق رکھنے والے مذاہب میں دلچسپی پہلے سے تھی

ہندومت کی امریکہ آمد سے کہیں پہلے 19ویں صدی میں ہی موضوعی فلسفے کے معتقدین ہندو فلسفے کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔ جین مت اور سکھ مت نے بھی یہاں سمندر پار غیرایشیائی لوگوں کو متاثر کیا۔ (دائیں) جنوبی کیلی فورنیا کے جین مرکز میں عبادت گزار استغراق میں مصروف ہیں۔

ہندوؤں کی زیادہ تعداد میں آمد پر مندر تعمیر ہوئے

سوامی ویوک آنندا اور پرم ہنسا یوگانندا امریکہ میں ہندو فلسفے کو مقبولیت دلانے والے اولین گرو تھے۔ کئی دہائیوں کے بعد جب ہندوؤں کی مزید تعداد امریکہ آئی تو یہاں مزید مندر تعمیر ہوئے جن میں سے بعض مندر اتنے ہی شاندار ہیں جتنے شاندار مندر بھارت میں ہیں۔

(بائیں) دیوالی کے موقع پر نیویارک کے علاقے کوئینز میں ہندو ہاوان یعنی آگ کی پوجا کر رہے ہیں۔

تــــعلیم و مـــذہب

”تعلیم کا مقصد فرد کو یہ سکھانا ہے کہ خود پر دنیا کی پہلے سے وضح کردہ تعریف مسلط کیے بغیر اپنے آپ کو اس دنیا کے حوالے سے مصدقہ و بے ساختہ طور سے کیسے دکھانا ہے۔“

– تھامس میرٹن، فلسفی
لوو اینڈ لوونگ
1979

امریکہ میں مذہبی تعلیم اتنی ہی پرانی ہے جتنا پرانا امریکہ بذات خود ہے۔ ابتدائی آباد کار ہدایت کے لیے انجیل پر انحصار کرتے تھے جس کی بیشتر تعلیم گھروں پر ہی ہوتی تھی۔

نوآبادیاتی دور میں تعلیمی ادارے عام نہیں تھے۔ جو سکول موجود تھے ان میں نصابی علم کی بجائے مذہبی اسباق و اقدار پڑہائی جاتی تھیں۔
1620 میں میسا چوسیٹس میں ’بے‘ کے نام سے قائم ہونے والی نوآبادی میں راسخ العقیدہ فرقے سے تعلق رکھنے والے مذہبی رہنماؤں نے بچوں کو گھروں میں انجیل پڑھانے کا حکم جاری کیا۔ یہ تعلیم انہیں یا تو والدین دیتے تھے یا مقامی رہنماؤں کی طرف سے مقرر کردہ اساتذہ انجیل پڑھایا کرتے تھے۔ جب سرکاری پیسے سے پڑھائی لکھائی اور ریاضی سکھانے والے سکول قائم ہوئے تو بھی انجیل کی تلاوت اور دعا کمرہ جماعت کا حصہ بنی رہی جس سے پروٹسٹنٹ عیسائی نکتہ نظر کا اظہار ہوتا تھا۔

ہیلے ہال (بائیں) واشنگٹن کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی کا مرکزی استقبالیہ مرکز ہے۔

مذہبی معاملات میں حکومتی غیرجانبداری امریکہ میں مذہبی آزادی کی بنیاد ہے۔

(اوپر) بوسٹن لاطینی سکول، امریکہ کا پہلا سسرکاری سکول تھا۔

(نیچے) پرنسٹن یونیورسٹی کا گرجا گھر 1928 میں مکمل ہوا جس نے آگ سے تباہ شدہ ابتدائی عمارت کی جگہ لی تھی۔

سرکاری سکولوں کا ظہور

جارج واشنگٹن، تھامس جیفرسن اور دیگر امریکی بانیان ملک میں سخت جدوجہد کے بعد حاصل کی جانے والی جمہوریت کے تحفظ کی خاطر سرکاری تعلیم کو بے حد اہمیت دیتے تھے۔ بوسٹن لاطینی سکول امریکہ میں قائم ہونے والا پہلا اور قدیم ترین سرکاری سکول ہے جس کا قیام 1635 میں عمل میں آیا تھا۔ یہاں آج بھی طالبعلم تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب کیتھولک اور یہودی تارکین وطن کی تعداد میں اضافہ ہوا تو سرکاری پیسوں سے چلنے والے سکول میں تعلیم مزید دنیاوی رنگ اختیار کرگئی۔

سرکاری سکولوں نے نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو تعلیم سے روشناس کرایا۔ تاہم شہریوں کو اپنے بچوں خصوصاً بیٹوں کو مذہبی فرقوں کے زیراہتمام چلنے والے سکولوں میں بھی بھیجنے کی اجازت تھی۔ کیتھولک فرقے نے تسلسل سے کلیسائی سکول بنائے۔ دیگر مذاہب نے بھی اس رجحان کی پیروی کرتے ہوئے ایسے سکول قائم کیے جن سے ان کی مذہبی اقدار کا اظہار ہوتا تھا۔

آج بہت سے مذہبی فرقے سرکاری سکولوں میں زیرتعلیم طلبا کے لیے ضمنی مذہبی تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں۔ گرجا گھروں میں "سنڈے سکول" یا مذہبی سوالات و جوابات کی شکل میں کلاسیں بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ مساجد اور یہودی عبادت خانوں میں مسلمانوں اور یہودیوں کے لیے بھی ایسی ہی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

بہت سی موقر امریکی یونیورسٹیوں کا آغاز مذہبی کالجوں کے طور پر ہوا۔ ان میں پرنسٹن یونیورسٹی سب سے زیادہ قدیم ہے جس کا قیام 1746 میں عمل میں آیا۔ بنیادی طور پر

اس کا مقصد پریسبی ٹیرین پادریوں

کو تربیت دینا تھا۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی 1789 میں یسوعی فرقے نے قائم کی۔ یہ امریکہ میں قدیم ترین کیتھولک یونیورسٹی ہے۔ بعض یونیورسٹیوں نے اپنے بانی فرقوں سے ابھی تک قریبی مراسم برقرار رکھے ہوئے ہیں جبکہ ایسے ادارے بھی ہیں جن کا یہ تعلق وقت کے ساتھ ساتھ کمزور پڑ چکا ہے۔

تعلیم، مذہب اور قانون

امریکی آئین میں پہلی ترمیم 1791 میں منظور ہوئی۔ یہ ترمیم کہتی ہے، "کانگریس کسی مذہب کے قیام یا مذہبی اعتقادات پر آزادانہ عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لیے ہرگز کوئی قانون نہیں بنائےگی۔"

آئین کی یہ دونوں شقیں حکومت کو کسی مذہب کی حمایت یا مذہب کے قیام نیز عقائد پر نجی طور سے عملدرآمد میں مداخلت سے روکتی ہیں۔ مذہبی معاملات میں یہ حکومتی غیرجانبداری ہی امریکہ میں مذہبی آزادی اور بہت سے لوگوں کی رائے میں مذہبی قوت کی بنیاد بنی ہوئی ہے۔

ابتدا میں، مذہبی آزادی کے حوالے سے پہلی آئینی ترمیم کی شقوں کا اطلاق صرف وفاقی حکومت پر ہوتا تھا۔ تاہم 1940 میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ان کا اطلاق ریاستی اور مقامی حکومتوں پر بھی ہوتا ہے۔

چونکہ مقامی حکومتیں عام طور پر امریکہ کے سرکاری سکولوں کو چلاتی ہیں لہذا ان سکولوں میں دعا کا مسئلہ عدالتوں سے یہ تقاضہ کرتا تھا کہ وہ کسی بھی سرکاری مذہب کی آئینی ممانعت اورعبادت کرنے کے حق کے درمیان توازن قائم کریں۔ عدالتوں نے عام طور پر یہ موقف اختیار کیا کہ ریاستیں طلبہ کے لیے دعا کرنا ضروری قرار نہیں دے سکتیں چاہے وہ دعائیں فرقہ وارانہ لحاظ سے کتنی ہی غیرجانبدار کیوں نہ ہوں۔ تاہم طلبہ اپنے طور پر اکیلے یا گروہوں کی شکل میں دعا یا عبادت کر سکتے ہیں۔ مگر طلبہ کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے ساتھ دعا یا عبادت میں شامل ہونے پر مجبور نہ کریں اور سکول میں انتشار نہ پیدا ہو۔

سرکاری سکول امریکی قوم کی عکاسی کرتے ہیں۔ بعض سکولوں میں بیشتر طلبہ کسی ایک مذہب کی پیروی کرتے ہیں۔ ایسے سکول بھی موجود ہیں جہاں طلبہ بہت سے عقائد کی پیروی کرتے ہیں یا کسی بھی مذہب کو نہیں مانتے۔

امریکی شہری اور عدالتیں مذہب پر عمل کے معاملے میں پہلے سے زیادہ حساس ہیں۔ پہلے پہل یہ حساسیت سرکاری سکولوں کے حوالے سے ہوا کرتی تھی جبکہ اب بڑھتے ہوئے متنوع امریکی معاشروں میں بھی دکھائی دینے لگی ہے۔ تمام امریکی عیسائیت سے وابستہ نہیں ہیں اور لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد سرے سے مذہب کو مانتی ہی نہیں۔ §

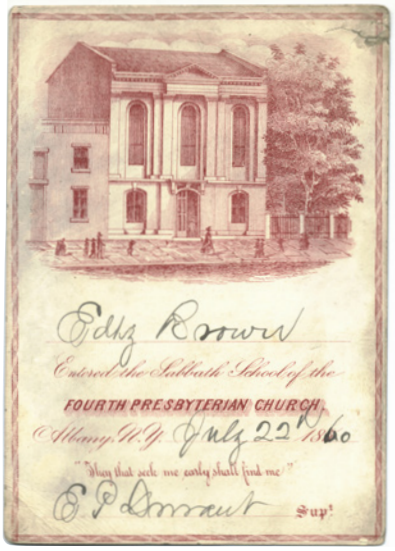

قدیم فورتھ پریسبی ٹیرن چرچ کی 1865 میں مرتب کردہ ڈائریکٹری کے مطابق نیویارک کے علاقے آلبنی میں 15 پروٹسٹنٹ، سات رومن کیتھولک اور تین یہودی جماعتیں تھیں۔ چرچ کا یوم سبت سکول کارڈ اوپر دکھایا گیا ہے۔

تعلیم اکثر مذہبی و عمومی مطالعات کا مجموعہ ہوتی ہے

امریکہ بھر میں یہودی سکول اور اکیڈمیوں میں عمومی تعلیم کے ساتھ مذہبی اقدار بھی سکھائی جاتی ہیں۔ امریکی کیتھولک سکول طویل عرصہ سے بچوں کو ابتدائی درجے سے لے کر کالج تک تعلیم دیتے چلے آ رہے ہیں۔ کیلی فورنیا میں سان خوآن کیپسترانو کے جے سیرا کیتھولک ہائی سکول میں طلبا کا ایک گروپ (نیچے) محو گفتگو ہے۔

متعدد ممتاز کالج اور یونیورسٹیوں کی جڑیں مذہب میں پیوست ہیں

پنسلوینیا میں سوارتھمور کالج (مخالف صفحے پر) کوئیکر فرقے نے قائم کیا تھا۔ اس ادارے میں تعلیم کا آغاز 1869 میں ہوا۔ اس کا شمار امریکہ میں مخلوط تعلیم کے اولین اداروں میں ہوتا ہے۔ پیرش ہال سوارتھمور کالج میں روزِ اول سے ہی تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز چلا آ رہا ہے۔

کیلی فورنیا کے علاقے ایگورا میں واقع ہیشل ویسٹ ڈے سکول (اوپر) میں طلبا کو تیسرے درجے سے عبرانی زبان کی تعلیم دی جاتی ہے۔

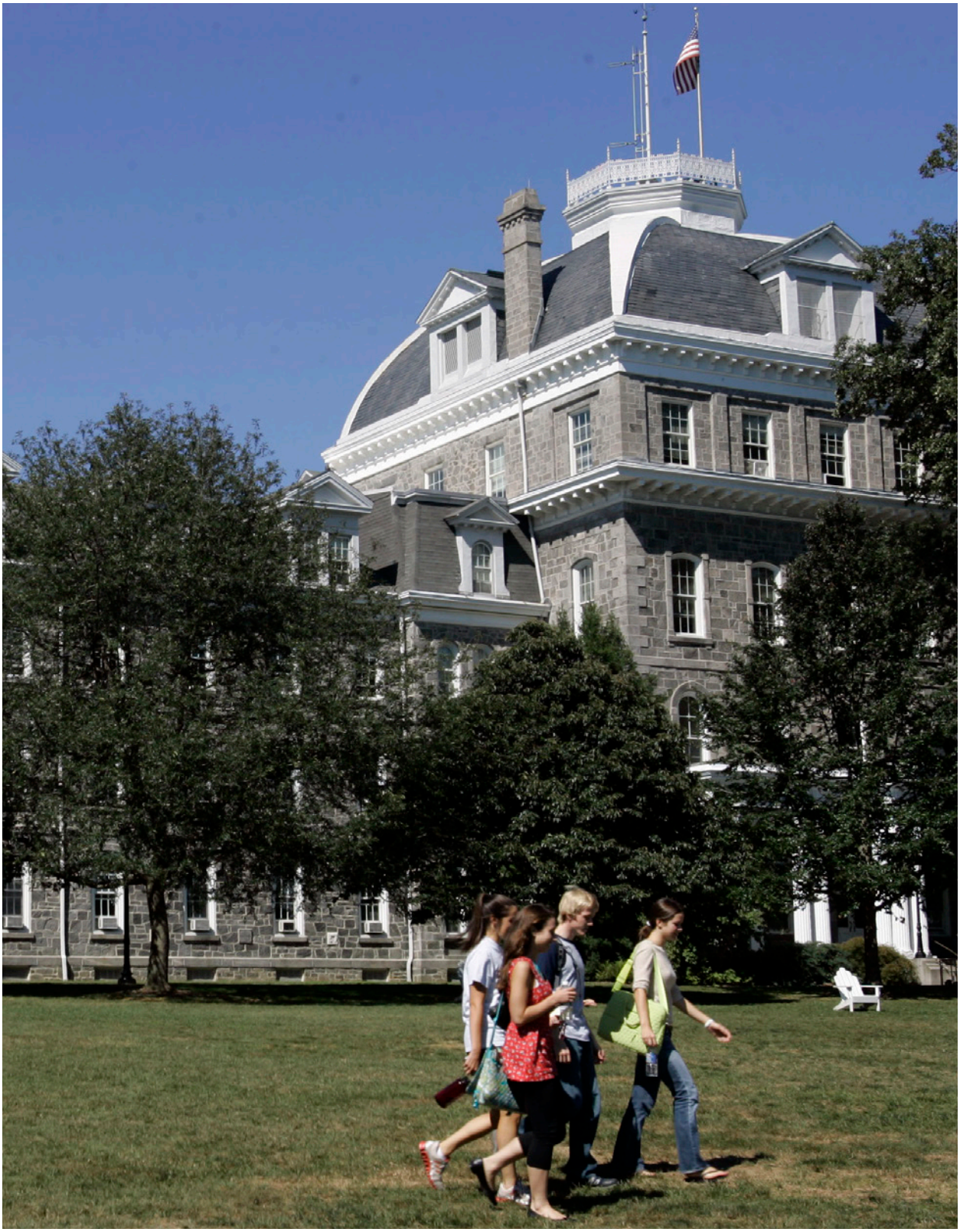

کوریائی نژاد امریکی عیسائیوں کے گرجا گھر تعلیم کو فروغ دیتے ہیں

انجیلی سکولوں کے ساتھ ساتھ کوریائی امریکی گرجا گھر کوریائی زبان اور ثقافت کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ یہاں کوریائی اور انگریزی زبانوں میں عبادت ہوتی ہے۔ اوئیکوس یونیورسٹی جیسے کوریائی عیسائی کالج طلبہ کو سماجی خدمات کے لیے تیار کرتے ہیں۔ ایشیائی امریکی گرجا گھر امریکی عیسائیت کا ایسا حصہ ہیں جو تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔

امریکی بدھ مت فروغ پا رہا ہے

امریکی شہروں اور دیہی ماحول جو غوروفکر کے لیے سازگار ہوتا ہے، دونوں جگہوں پر بدھ مت کے تعلیمی مراکز یکساں طور پر پھل پھول رہے ہیں۔ بدھ مت اس قدر مقبول ہو چکا ہے کہ بدھ مت کے اصولوں پر نیروپا یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا اور اسے 1986 میں باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ مشرقی فلسفے، نفسیات اور فنون لطیفہ کے طلبا اس یونیورسٹی کا رخ کرتے ہیں۔ مراقبے جیسی بدھ رسومات بھی یونیورسٹی کے نصاب کا حصہ ہیں۔ (بائیں) یونیورسٹی کے ریاست کولوراڈو کے شہر نیروپا کے کیمپس میں مراقبے کی کلاس چل رہی ہے۔

کیلی فورنیا کے علاقے اوکسنارڈ میں وینٹورا میں کورین پریسبی ٹیرین چرچ لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے۔

مسلم سکولوں میں تمام درجوں میں رسمی تعلیم دی جاتی ہے

نیویارک کے علاقے کوئینز میں واقع مخلوط تعلیم کے رازی سکول کی طالبات سالانہ 'مسلم ڈے پریڈ' میں شریک ہیں (دائیں)۔ مسلم سکولوں میں ابتدائے سکول سے لے کر ہائی سکول کے درجے تک تعلیم دی جاتی ہے۔ امریکہ میں متعدد اسلامی کالج بھی قائم ہیں جن میں کیلی فورنیا کے علاقے برکلے میں واقع زیتونا کالج نمایاں ہے۔ یہ فنون لطیفہ کا ایک آزاد خیال ادارہ ہے جسے 2015 میں پہلے مسلم کالج کے طور پر سرکاری سطح پر تسلیم کیا گیا۔

آمِش طلبہ مخلوط درجے کے ایک کمرے پر مشتمل سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں۔

آمِش فرقے سے وابستہ لوگوں کو ان کے قدیم طرز کے لباس اور طرز زندگی کی بدولت باآسانی پہچانا جا سکتا ہے۔ اگرچہ بعض آمِش بچے سرکاری سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں تاہم دیہی علاقوں میں عموماً وہ ایک کمرے پر مشتمل نجی سکولوں میں جاتے ہیں۔ آمِش عقائد سے وابستہ لوگوں کے بچے عموماً آٹھویں درجے کے بعد سکولوں میں سلسلہ تعلیم جاری نہیں رکھتے۔ قانون کی رو سے مذہبی اقلیتیں اپنی مذہبی وجوہات کی بنا پر بچوں کو آٹھویں درجے کے بعد سرکاری سکولوں سے ہٹا سکتی ہیں۔

آمِش فرقے سے وابستہ بچے پنسلوینیا میں ایک کمرے کے سکول (بائیں) میں والی بال کھیل رہے ہیں۔

STOP

بہبود عامہ

”لوگوں کو خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے پورا استفادہ کرنے ... دیں اور ان کے ہمسایوں کو بھی یہی کچھ کرنے دیں، اور پھر وہ سب کچھ کرنے دیں جو وہ ایک دوسرے کی خدمت کرنے کے لیے کر سکتے ہیں۔ کسی شے کے لیے ایک دوسرے پر انحصار اچھی بات ہے، یہ چیز ہمیں مہذب اور امن پسند بناتی ہے۔“

– سوجرنر ٹرُتھ
لگ بھگ 1867

امریکی مذہبی زندگی کے لیے بین المذاہبی تعاون لازمی حیثیت رکھتا ہے۔ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً مل جل کر اپنے علاقوں میں کم مایہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کام کرتے ہوئے وہ مختلف طرز کے اعتقادات سے آگاہی اور ان عقائد کے حامل لوگوں کا احترام حاصل کرتے ہیں۔

اگرچہ گرجاگھر، یہودی عبادت گاہیں اور عقیدے کی بنیاد پر کام کرنے والے یا غیرمذہبی ادارے اکثروبیشتر اپنے قریبی ضرورت مند لوگوں کی مدد کے لیے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں تاہم اس کے ساتھ وہ کثیرالمذہبی تعاون میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے کام کرنے والے گروہ غریبوں کو کھانا فراہم کرنے کے لیے مقامی سطح پر کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں گھریلو تشدد سے بھاگ کر پناہ کی خواہش مند عورتوں، بچوں اور بے گھر افراد کو رہائش مہیا کی جاتی ہے۔ ایسے گروہ نا صرف اندرون ملک بلکہ دنیا بھر میں امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

(بائیں) 2011 میں آنے والے تباہ کن طوفان کے بعد کنساس سے تعلق رکھنے والے مورمن ریاست مزوری میں جوپلن شہر کی صفائی میں مدد دے رہے ہیں۔

یہ لوگ جنگ زدہ اور سماجی بےچینی سے دوچار علاقوں میں قیام امن کے لیے مذہبی رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

بین المذاہب برادری کے بہبود عامہ سے متعلق پروگراموں میں فنی تربیت اور نوکریوں کی فراہمی، بالغوں کے لیے مشاورت یا بچوں اور معمر افراد کے لیے خاص پروگرام بھی شامل ہوتے ہیں۔ بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے کام کرنے والی ٹیمیں آفات کا شکار ہونے والے لوگوں کی مدد کے لیے دیگر علاقوں کا سفر کرتی ہیں۔ بین المذاہب گروہ دوسرے عقائد کے لیے احترام کے فروغ پر بھی کام کرتے ہیں۔

وسطی ٹیکساس سے تعلق رکھنے والی بین المذاہب تنظیم ’آئی اے سی ٹی‘ اس کی نمایاں مثال ہے جو بین المذاہب مکالمے، خدمت اور خوشی کی تقریبات کے ذریعے امن اور دوسرے عقائد کے لیے احترام کو ممکن بناتی ہے۔ اس کے زیراہتمام منعقدہ پروگراموں میں عیسائی تہوار، بدھا کا یوم پیدائش اور مسلمانوں کے مقدس مہینے رمضان میں افطاری کی تقریبات شامل ہیں۔ یہ گروپ مقامی طور پر پناہ گزینوں کی مدد کرتا ہے۔ اس تنظیم کے زیراہتمام ہاؤسنگ پروگرام کے تحت رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے ٹھیکیداروں اور دیگر لوگوں کے تعاون سے ان لوگوں کے گھروں کی مرمت اور تزئین نو کی جاتی ہے جو اس کام کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یہ گروہ ماہانہ بنیادوں پر مباحث اور ایک ایسے پروگرام کا اہتمام بھی کرتا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو مختلف عقائد کے طریقہ عبادت اور تہواروں سے واقفیت کا موقع ملتا ہے۔

الینائے میں ”انٹرفیتھ ایکشن آف ایونسٹن“ نامی ادارہ باورچی خانے، بے گھر لوگوں کے لیے پناہ گاہیں اور الینائے کی شدید سردی میں جسم کو حرارت پہنچانے کے مراکز چلاتا ہے۔ اس ادارے کی سبزیوں اور پھلوں والی گشتی گاڑیاں ایسے شہری علاقوں میں تازہ پھل اور سبزیاں بھی پہنچاتی ہیں جہاں اِن اشیا کی کمی ہوتی ہے۔

”سان فرنانڈو ویلی انٹرفیتھ کونسل“ اور اس سے وابستہ گروہ بھی ایسی ہی خدمات مہیا کرتے ہیں۔ بین المذاہب بنیادوں پر کیے جانے والے ایسے کاموں کی پیروی پورے امریکہ میں کی جاتی ہے۔

کسی مذہب سے تعلق نہ رکھنے والے لوگ بھی سماجی خدمت میں حصہ لے سکتے

ریاست مین کے شہر پورٹ لینڈ میں روٹری کلب کے تعاون سے چلنے والے باورچی خانے (اوپر) میں نوجوان کھانے پینے کی اشیا پیک کر رہے ہیں۔ (نیچے) نیویارک سٹی کے علاقے ہارلم میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ چرچ کی رکن پیدل چلنے والوں کے راستے کے ساتھ پھول لگا رہی ہے۔

ہیں اور ان پروگراموں میں شرکت کر سکتے ہیں یا وہ اپنے تئیں اسی طرز کے نئے پروگرام بھی شروع کر سکتے ہیں۔ روٹری، ڈاکٹرز ود اؤٹ بارڈرز، فاؤنڈیشن بیانڈ بیلیف اور کیوا جیسے غیرمذہبی خیراتی ادارے ایسے لوگوں کے لیے معاون ثابت ہوتے ہیں جو مذہبی تناظر سے ہٹ کر معاشرتی بہتری کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔

صف اول کی غیرمذہبی تنظیم "امریکن ریڈ کراس" ضرورت کے موقع پر مذہبی و غیرمذہبی دونوں طرح کے رضاکاروں کو راغب کرتی ہے۔ امریکہ سے باہر خصوصاً جنگ زدہ علاقوں میں امدادی ضرورت کے موقع پر یہ ریڈ کراس کی عالمگیر تنظیم اور ہلال احمر سوسائٹیوں سے بھی تعاون کرتی ہے۔

سماجی انصاف میں مدد

تاریخی طور پر سماجی انصاف کے مقاصد کے لیے بین المذاہب تعاون نے امریکہ میں تبدیلی کی تحریکوں کو جنم دیا ہے۔ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے کارکنوں نے 19ویں صدی کے اواخر میں پرُامن طور سے اکٹھے کام کرتے ہوئے غلامی کے خاتمے کی راہ ہموار کی اور 20ویں صدی کے وسط میں اقلیتوں کے لیے شہری حقوق کے ضمن میں کامیابیوں کے حصول میں مدد دی۔

عیسائی مبلغین، یہودی ربیوں اور رومن کیتھولک پیشواؤں نے بیپٹسٹ پادری مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی حمایت میں واقعتاً ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے۔ مارٹن لوتھر شہری حقوق کی تحریک کے ممتاز رہنما تھے۔ بہت سے مذہبی گروہوں نے ان کی پیروی کی۔

بین المذاہب گروہ عالمی امن کے لیے بھی کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بین المذاہب آگاہی کے لیے کام کرنے والے 'ٹینن باؤم مرکز' نے "تمام عقائد سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے لیے محفوظ تر اور زیادہ سے زیادہ مساوی دنیا ممکن بنانے کے لیے" اندرون ملک اور عالمی سطح پر کوششیں کرتا ہے۔ جنگی تنازعات کا حل اور انتہاپسندی سے نمٹنا اس کی ترجیحات میں شامل ہے۔"

بہبود عامہ کے لیے کام کرنے والے مختلف عقائد کے حامل اور غیرمذہبی لوگوں نے امریکی مذہبی منظرنامے کا منفرد تانا بانا تیار کیا ہے جس سے جمہوری عمل کو بہت فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ §

کیلی فورنیا کی میرن بین المذاہب کونسل کا ایک رضاکار (اوپر) سمندری طوفان کترینہ کے بعد لوزیانا میں تعمیر ومرمت کے کام میں مصروف ہے۔

(نیچے) فلوریڈا کے سینٹ سٹیفن ایپیسکوپل چرچ میں رضاکار ایڈز سے بچاؤ کے لیے مالی وسائل جمع کرنے کی مہم میں شریک ہیں۔

سماجی خدمت کی کئی ایک شکلیں ہیں

غریبوں کو کھانا کھلانا، ضرورت مندوں کے لیے کھانے کا ذخیرہ قائم کرنا یا پودے لگانا اور شہری باغات کو اچھی حالت میں رکھنا بھلائی کے ایسے کام ہیں جو لوگ مل جل کر انجام دیتے ہیں۔ اس میں سردی کے موسم میں ضرورت مندوں کے لیے گرم کپڑے جمع کرنا اور بے گھر لوگوں یا دیگر مقاصد کے لیے مالی وسائل اور آگاہی کے حصول کی خاطر کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد بھی شامل ہے۔

انسانی ہمدردی کی سرگرمیوں میں سبھی کی شرکت

مسلمان، یہودی، عیسائی اور دیگر عقائد کے کارکن عموماً بھلائی کے کاموں میں اکٹھے مل کر کام کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں اپنی خیراتی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ایک دوسرے کے بارے میں بھی آگاہی ملتی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی تمام مذاہب میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ (بائیں) مشی گن کے علاقے اوک پارک میں یہودی اور مسلمان خواتین بے گھر لوگوں کے لیے کرسمس کا کھانا تیار کر رہی ہیں۔

(اوپر) کیلی فورنیا کے علاقے اروائن میں رضاکار پالک کاشت کر رہے ہیں جو پناہ گاہوں اور خوراک کے ذخیروں میں کام آئے گی۔

بین المذاہبی خیراتی کاوشیں تخلیقی ہوتی ہیں

مالی وسائل جمع کرنے کے لیے سالانہ بین المذاہب پروگرام کمیونٹیوں کو متحد کرسکتے ہیں۔ یہ ذہانت کو بھی مہمیز دیتے ہیں۔ واشنگٹن میں بین المذاہب کانفرنس کے چندہ جمع کرنے کے لیے ہر سال ہونے والے موسیقی کے پروگرام میں مقامی فنکاروں کو آگے لایا جاتا ہے۔ مقامی ہنرمند بھوکوں کی مدد کے لیے ملک بھر میں ہونے والے "خالی پیالہ" نامی پروگراموں کے لیے پیالے عطیہ کرتے ہیں جس کے تحت لوگ شوربے کے لیے پیسے ادا کرتے ہیں اور پینے کے بعد یہ پیالے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

دنیا بھر میں بھی مذہبی گروہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں

فلاحی کام کرنے والے امریکی مذہبی گروہ دنیا کے بہت سے ممالک میں سرگرم عمل ہیں اور بحرانوں میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور انہیں غذائی و طبی امداد فراہم کرتے ہیں۔ "ورلڈ وژن" بھی ایسی ہی ایک تنظیم ہے۔ سی ایڈل میں اس تنظیم کے زیر اہتمام صاف پانی کے لیے چھ کلومیٹر واک (بائیں) میں قریباً 50 ہزار افراد نے شرکت کی اور اس مقصد کے لیے رقم جمع کی۔ واک میں شامل بعض شرکا نے پانی کے ڈرم اٹھا رکھے تھے جو اس امر کی جانب اشارہ تھا کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں لوگوں کو صاف پانی کے حصول کے لیے کس قدر مشکلات جھیلنا پڑتی ہیں۔

(اوپر) نیویارک سٹی کے سینٹ پیٹرک کیتھرڈرل میں عطیات دہندگان بین المذاہب بنیاد پر ضرورت مندوں کے لیے کھانے کی فراہمی کی مہم میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ اس مہم کا نام "اپنے ہمسایوں کو کھانا دیں" رکھا گیا ہے۔

اختتام ہفتہ تفریح اچھے مقاصد کے کام بن سکتی ہے

خواہ اس کا تناظر مذہبی ہو یا غیرمذہبی تاہم رضاکارانہ سماجی خدمت ایک ایسی نیکی ہے جو نوعمری میں سیکھی جاتی ہے۔ گرل سکاؤٹس یا سکول کی سرگرمیاں اس کی مثال ہیں۔ مذہبی و غیرمذہبی دونوں طرح کے لوگ مختلف طریقوں سے اچھے مقاصد میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔ (دائیں) نوجوان "ہینڈز آن میامی بیچ کلین اپ" کے ساتھ کام کرتے ہوئے کوڑا کرکٹ صاف کر کے ماحول کے تحفظ میں مدد کرتے ہیں۔ یہ سماجی خدمت کی ایک ایسی مہم ہے جو مدد کرنے کے خواہاں لوگوں کے دل کو لگتی ہے۔

ایک صدی سے زائد جاری دوسروں کی خدمت

ریڈ کراس میں ہر پس منظر کے حامل رضاکار شامل ہوتے ہیں۔ نیویارک کے گارڈن سٹی میں جاپانی زلزلے کے متاثرین کے لیے خون کے عطیات جمع کرنے کی مہم (بائیں) اس کی ایک مثال ہے۔ دنیا بھر میں رضاکار ہنگامی حالات اور جنگ زدہ علاقوں میں مدد کو پہنچتے ہیں۔ ریڈ کراس کی بانی کلارا بارٹن نے امریکی خانہ جنگی کے دوران دلیرانہ انداز میں سپاہیوں کی مدد کی۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے ریڈ کراس سے متاثر ہو کر 1881ء میں ریڈ کراس کی بنیاد رکھی تھی۔

(بائیں) مشی گن کے علاقے کونٹن میں ہندو مندر کے ارکان ایک نالے کی سالانہ صفائی میں مدد کر رہے ہیں۔ یہ نالہ قریب ہی واقع دریائے روگ میں جا گرتا ہے۔

(اوپر) مشی گن کے شہر ڈیٹرائٹ میں "ہیبی ٹیٹ فار ہیومینٹی" کے رضاکار ایک مکان کا ڈھانچہ کھڑا کر رہے ہیں۔

ٹیکساس کے شہر آسٹن میں ایک خاتون (اوپر) "ہیبی ٹیٹ فار ہیومینٹی" کے لیے رضاکارانہ خدمت کے طور پر لکڑی کی دیوار کھڑی کر رہی ہے۔

ہنرمند و غیرہنرمند تعمیراتی کارکنوں کی ضرورت

مذہبی و غیرمذہبی امریکی وہاں رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں جہاں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والا "ہیبی ٹیٹ فار ہیومینٹی" نامی غیرمنفعتی عیسائی ادارہ مذہبی عقائد سے قطع نظر سبھی کے لیے کھلا ہے جہاں لوگ کم مایہ افراد کی مدد کے لیے آتے ہیں۔ اس کا مقصد طوفانوں کے بعد بنیادی پناہ گاہوں کی ازسرنو تعمیر یا کم آمدنی والے مقامی لوگوں کے لیے سستے مکانات کی فراہمی ہوتا ہے۔

2017 میں ارما نامی طوفان کے بعد "سالویشن آرمی" کا آفات میں ہنگامی خدمت کا شعبہ (نیچے) فلوریڈا کے رہائشیوں کو خورد و نوش کی اشیا فراہم کر رہا ہے۔

ضرورت کی جگہ مدد پہنچ جاتی ہے

سالویشن آرمی ایک عالمگیر اناجیلی عیسائی تحریک ہے جو کسی امتیاز کے بغیر سبھی کو آفات میں مدد فراہم کرتی ہے۔ سالویشن آرمی کے زیراہتمام ملک بھر میں بے گھروں کے لیے پناہ گاہیں اور طعام خانے چلائے جاتے ہیں۔ کھانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو انجیل بھی دی جاتی ہے۔ سالویشن آرمی کی استعمال شدہ سامان فروخت کرنے والی دکانوں میں بیروزگاروں کو نوکریاں دی جاتی ہیں اور خیراتی کاموں کے لیے رقم اکٹھی کی جاتی ہے۔ (نیچے) ریاست اوریگن کے شہر پورٹ لینڈ میں ضرورت مند خاندان خیراتی گروہوں کی جانب سے دیے جانے والے کھانے کے ڈبوں کے منتظر ہیں۔

بین المذاہب کام سماجی انصاف کا بھی احاطہ کرتا ہے

شہری حقوق کی تحریک میں مذہبی گروہ مضبوط طاقتیں تھے۔ اس دور میں کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور یہودی رہنما جانی نقصان کا خطرہ مول لے کر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلے۔ 1965ء میں الباما کے شہر سیلما میں مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کے ساتھ چلنے والے ربی ابراہم ہیشل نے کہا تھا کہ "ہمارا مارچ عبادت تھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری ٹانگیں عبادت کر رہی ہوں۔" (دوسری جانب) ہیشل (انتہائی دائیں) رائے دہندگی کے حقوق کے لیے سیلما میں ہونے والے ایک مارچ میں کنگ کے ساتھ چل رہے ہیں۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کا خواب

کنگ نے ایسے دن کا خواب دیکھا تھا "جب سیاہ فام و سفید فام، یہودی و غیریہودی، پروٹسٹنٹ اور کیتھولک سمیت خدا کے تمام بندے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر قدیم افریقی روحانی نغمہ گائیں گے کہ 'بالآخر ہم نے نجات پا لی، بالآخر نجات پا لی، اے عظیم خدا، بالآخر ہم نے نجات پا لی۔'" انہوں نے یہ الفاظ 1963ء میں واشنگٹن میں مارچ کے موقع پر اپنی "میں نے خواب دیکھا ہے" نامی تقریر میں کہے تھے۔ کنگ اٹلانٹا کے شہر جارجیا میں ایبینیزر بیپٹسٹ چرچ (بائیں) میں پادری تھے۔

(اوپر) فلوریڈا میں میامی بیچ کے سینٹ فرانسس ڈی سیلز چرچ میں بین المذاہب شب بیداری کا انعقاد۔

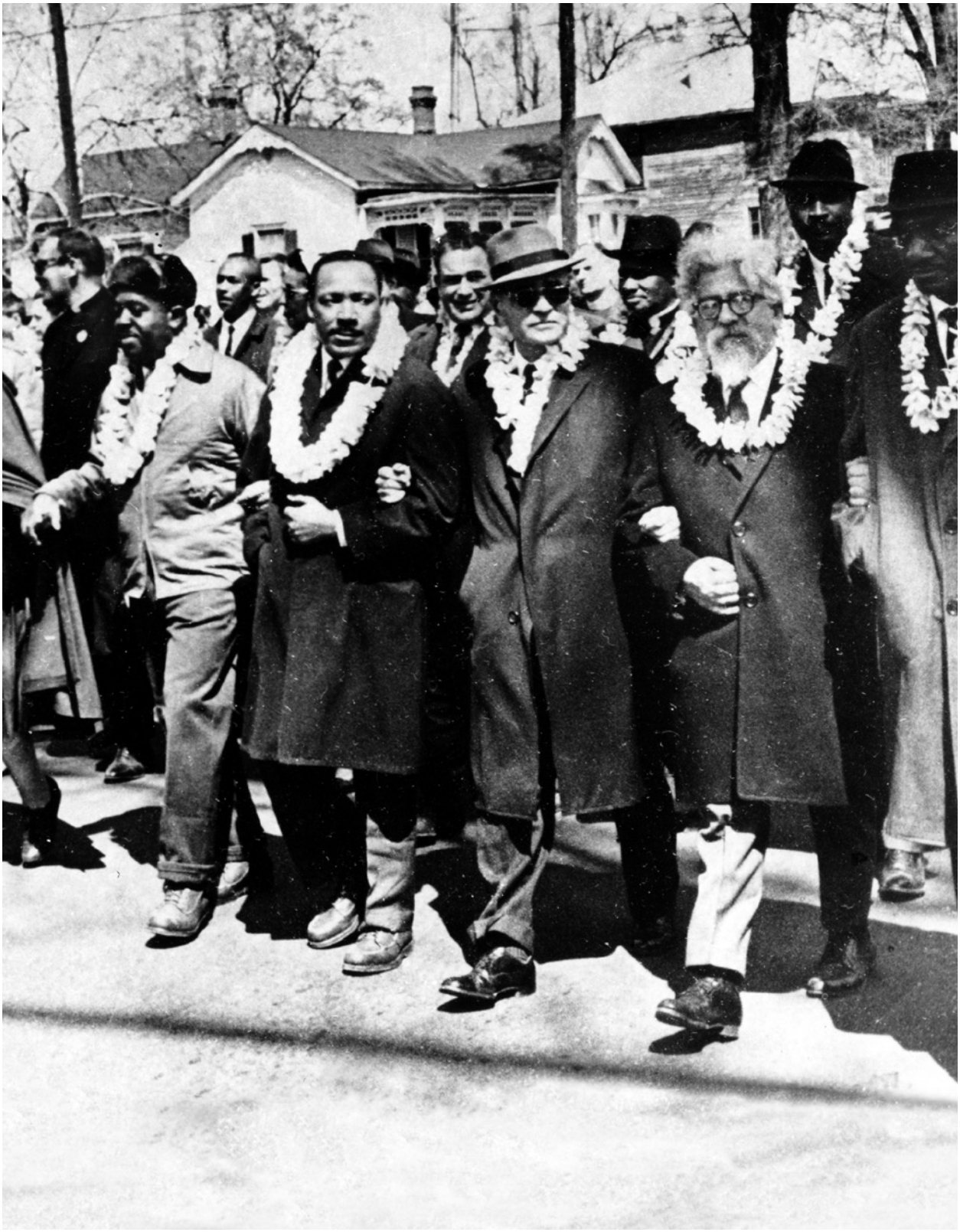

سماجی گروہ ہاتھ بٹاتے ہیں

گریمی ایوارڈ جیتنے والے بروکلین معبد کے طائفے کے ارکان کا تعلق مختلف پسہائے منظر اور فرقوں سے ہے جنہوں نے عیسائیت کی "تجدید" کے لیے بپتسمہ لیا۔ سامنے کے صفحے پر طائفے کے ارکان ہیٹی میں آنے والے زلزلے کے متاثرین کی مدد کے لیے رقم جمع کرنے کی غرض سے بروکلین برِج پر مارچ کی قیادت کر رہے ہیں۔

سماجی کاموں کی رابطہ کاری

ہوائی میں بین المذاہب گروہ اپنے علاقوں میں درکار خدمات کی فراہمی کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ انہی میں "فیتھ ایکشن فار کمیونٹی ایکویٹی" نامی گروپ نے ہونولولو کے سنٹرل یونین چرچ میں بین المذاہب عبادت کا اہتمام کیا جس کا آغاز بدھ راہبوں کی دعاؤں سے ہوا۔

اوپر، لوزیانا کے شہر بالٹون میں رضاکار آفات سے متاثرہ لوگوں کے لیے سکول کا تدریسی سامان تھیلوں میں ڈال رہے ہیں۔

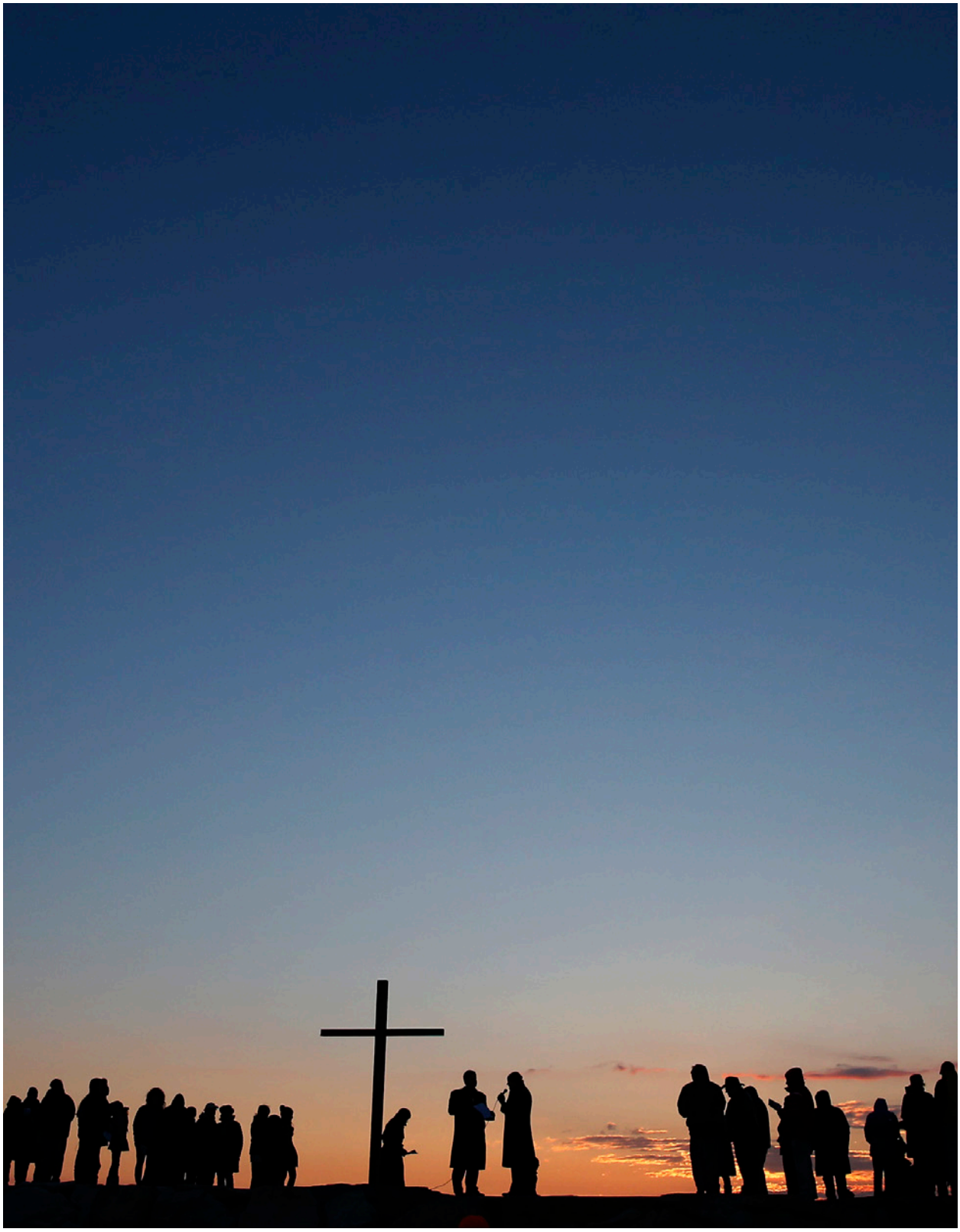

مذہبی تہوار اور ثقافت

”وہ وقت بابرکت ہے جب پوری دنیا پیار کی سازش کرنے لگتی ہے!“

– ہیملٹن رائٹ میبی
مائی سٹڈی فائر، 1890ء

مذہبی تہوار تفریح، اچھے کھانے اور خوشی منانے کے مواقع ہیں۔ تہوار نوجوان نسلوں کے لیے اہم روایات اور تاریخ کے امین ہوتے ہیں۔

ہر تہوار کی اپنی داستان ہے۔ یہ داستانیں لکھاریوں، موسیقاروں، بصری و تمثیلی فنکاروں کو تحریک دیتی ہیں جو تہواروں کی کہانی پر مبنی ایسا کام کرتے ہیں جو دنیا بھر میں مقبولیت پاتا ہے۔ امریکی شہروں اور قصبوں میں کرسمس کے موقع پر اس تہوار کی مناسبت سے ڈرامے کی شکل میں کھیل پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر سال اگست یا ستمبر میں کرشنا لیلا کے ڈراموں میں ہندو خدا کے جنم کی داستان پیش کی جاتی ہے۔ ایسے ڈراموں کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

”روش ہاشانا“ اور ”پاس اوور“ غالباً معروف ترین یہودی تہوار ہیں۔ چونکہ روشنیوں کا تہوار حانوکا کرسمس کے قریبی ایام میں ہوتا ہے اس لیے بعض علاقوں میں کرسمس کی رنگارنگ روشنیاں حانوکا کی نیلی روشنیوں میں بکھر کرخوبصورت سماں باندھتی ہیں۔

بائیں، میساچوسیٹس کے علاقے سچوایٹ میں لوگ ایسٹر کے موقع پر طلوع آفتاب کی عبادت میں شریک ہیں۔

امریکی لوگ بہت سی ثقافتوں کے تہواروں اور ان کے روایتی کھانوں کو اپناتے ہیں۔

یوم تشکر مذہبی ضیافت تو نہیں ہے مگر عموماً یہ فراواں فصل کے حصول اور دیگر برکات پر خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے منعقد ہوتی ہے۔ اس موقع پر اہل خانہ اور احباب لذیذ کھانا کھاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا تہوار ہے جس میں ہر کوئی شریک ہوتا ہے۔ یوم تشکر کی پہلی ضیافت اچھی فصل کی خوشی میں منعقد کی گئی تھی۔ میسا چوسیٹس میں ہونے والی اس ضیافت میں مقامی ویمپانوگ قبیلے کے لوگوں نے پلے متھ نوآبادی کے ارکان کے ساتھ شرکت کی۔ ایک لحاظ سے یوم تشکر کا تہوار بھی آج امریکہ میں دکھائی دینے والی مذہبی تکثیریت کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

تہوار خوشیاں بانٹنے کے موقعے ہوتے ہیں

امریکی بہت سی ثقافتوں کے تہوار اور روایتی کھانوں کو اپناتے ہیں۔ مثال کے طور پر چینی سال نو ایک ایسا موقع ہے جو سب کو ایک جگہ مل بیٹھنے کا بہانہ فراہم کرتا ہے۔ دور قدیم سے ہی یہ تاؤ مت، بدھ مت اور کنفیوشس کے پیروکاروں کے لیے روحانی تفکر و دھیان کا تہوار ہے جو پاکیزگی، دعا اور نذر نیاز کی نئی شروعات کی تیاری کرتے ہوئے اپنے اجداد اور خاندان کا اکرام کرتے ہیں۔ بہت سے امریکی چینی نئے سال کے جشن کی اہم تقریبات جیسے آتش بازی، متبرک کھانے اور اژدھے کے رقص سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

رمضان کے مہینے میں ملک بھر کے اسلامی مراکز افطار اور عید الفطر کے

اوپر، نیویارک سٹی کے براڈ وے پریسبی ٹیرین چرچ میں براڈ وے کمیونٹی، اِنک کی جانب سے یوم تشکر کے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(نیچے) کیلی فورنیا میں ٹسٹن کا سینٹ سیسیلیا کیتھولک چرچ کرسمس کے موقع پر پھولوں سے آراستہ ہے۔

کھانوں میں شمولیت کی خاطر عموماً غیرمسلموں پر اپنے دروازے کھول دیتے ہیں۔

امریکہ میں ہندو برادری کرشنا کے یوم پیدائش کے علاوہ ہولی، درگا پوجا اور دیوالی کے تہوار بھی اتنے ہی جوش و خروش سے مناتی ہے جتنے جوش و خروش سے یہ تہوار بھارت میں منائے جاتے ہیں۔ نیویارک سے کیلی فورنیا تک امریکی سکھ گرو نانک کے جنم دن اور بیساکھی کے تہوار پر جلوس نکالتے ہیں، بھنگڑے ڈالتے ہیں اور دیگر پروگرام منعقد کرتے ہیں۔

موسم بہار کے قدیم ایرانی تہوار نوروز پر ایرانی النسل امریکی اور ایشیا و مشرقی یورپ سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگ خاص کھانوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اگرچہ بڑی حد تک یہ ایک غیرمذہبی تہوار ہے تاہم بہائی اور بعض مسلم فرقوں کے نزدیک یہ ایک مذہبی تہوار بھی ہے۔

تہواروں کی روایات سے مالا مال امریکی ثقافت

مذہبی تہوار باہم خوشیاں بانٹنے کے موقعے فراہم کرتے ہیں۔ ان موقعوں پر عموماً گھروں اور مذہبی اداروں میں دیگر عقائد کے لوگوں کو بھی خوشیوں میں شریک کرنے کے لیے مدعو کیا جاتا ہے۔ اگرچہ "مارڈی گرا" ایسٹر سے پہلے عیسائی مذہب کے روزوں کے مہینے "لینٹ" کے آغاز میں منایا جاتا ہے، تاہم اس میں تمام عقائد کے لوگوں کا خیرمقدم کیا جاتا ہے۔ ریاست لوزیانا کا شہر نیو اورلینز "مارڈی گرا" کے لیے مشہور ہے۔

ان مذہبی و ثقافتی روایات نے امریکیوں کو روحانی طور پر مالامال کیا ہے اور انہیں مختلف عقائد کے لوگوں کو اپنے درمیان قبول کرنے میں مدد دی ہے۔ جب بہت سے لوگوں کے دل و دماغ میں بسنے والی سوچوں میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے تو باہمی مفاہمت، ہمدردی اور رحم کے جذبات کو فروغ ملتا ہے اور امریکی معاشرہ تقویت پاتا ہے۔ §

"پام سنڈے" کے تہوار پر، اوپر، بابرکت پام کے پتوں سے سادہ صلیبیں یا دیگر مفصل چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ نیچے، نیومیکسیکو میں کرسمس کی ہسپانوی روایت "لا پوسادس" منائی جاتی ہے۔ اس موقع پر حضرت عیسٰی علیہ سلام کی والدہ مریم اور سینٹ جوزف کے دورہ بیت اللحم کی تمثیل پیش کی جاتی ہے۔

کرسمس کا تہوار ثقافتی حیثیت رکھتا ہے

زیادہ تر عیسائی کرسمس کے موقع پر حضرت عیسٰی علیہ سلام کی پیدائش کا جشن مناتے ہیں۔ دنیا بھر سے امریکہ آنے والے تارکین وطن اپنے تہواروں کی روایات بھی ساتھ لائے ہیں۔ انہی روایات کی بدولت امریکی مختلف انداز میں خوشیاں مناتے ہیں۔ لوگ گھروں میں پولینڈ کی 'پیروگی' سے میکسیکو کے 'تامالیس' تک بہت سے لذیذ کھانے تیار کرتے ہیں۔ کیتھولک نصف شب کی عبادت میں شریک ہوتے ہیں جو اس اعتقاد کی بنا پر ہوتی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ سلام کی پیدائش رات کے وقت ہوئی تھی۔ بائیں، کنیکٹی کٹ کے علاقے نارتھ ہیون میں لوگ سینٹ جان ایپس کوپل چرچ میں کرسمس کی تقریب میں جلوس کی شکل میں آ رہے ہیں۔

روشنیاں اور دھوم دھام

کرسمس کے موقع پر گرجا گھروں اور آبادیوں میں حضرت عیسٰی علیہ سلام کی ولادت کی مناسبت سے تمثیلی مناظر عام دکھائی دیتے ہیں۔ فلوریڈا کے علاقے کیرول گیبلز میں چرچ آف دی لٹل فلاور میں آویزاں قدِ آدم تصویر اس کی ایک مثال ہے۔ اس روز گھروں میں لوگ چراغاں کرتے اور کرسمس ٹری سجاتے ہیں۔

بائیں، مشی گن میں فرن ڈیل کے زیون لوتھرن چرچ میں یوم خمیس کے بینر کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔

یہودی تہوار تاریخ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں

روش حاشانا، نیا یہودی سال اور یوم کپور یعنی کفارے کا دن یہودیت کے سب سے بڑے تہوار ہیں۔ پاس اوور اور حانوکا جیسے دیگر تہوار یہودی تاریخ کے اہم واقعات کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔ اوپر، کیلی فورنیا کے علاقے تھاؤزنڈ اوکس کی یہودی عبادت گاہ ایٹز خائم میں ایک شخص یوم کپور کی تقریب میں ناقوس بجا رہا ہے۔

پاس اوور کے تہوار کے کھانے، اوپر، میں شراب، کڑوی جڑی بوٹیاں، مخصوص انداز میں تیارکردہ روٹی اور پھلوں و خشک میوہ جات کا آمیزہ شامل ہوتا ہے۔

نیچے، موسم بہار کے تہوار بیساکھی کے موقع پر سکھ مذہب کے پیروکار لاس اینجلیس میں عبادت کر رہے ہیں۔

سکھ موسم بہار کی آمد کی خوشی مناتے ہیں

موحدانہ سکھ مذہب 20ویں صدی کے اوائل میں بھارتی پنجاب سے آنے والے تارکین وطن کے ساتھ امریکہ آیا۔ موسم بہار تمام کسانوں کے لیے اہم مہینہ ہوتا ہے اور تاریخی لحاظ سے سکھ کھیتی باڑی سے وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ بیساکھی موسم بہار کا تہوار ہے جس میں جلوس نکالے جاتے ہیں اور گردواروں میں عبادت کی جاتی ہے۔ سکھ مذہب میں مردوں اور عورتوں کو برابری کا درجہ حاصل ہے اور اس میں بھلائی کے کاموں پر زور دیا جاتا ہے۔

نیچے، بیساکھی کے تہوار پر لاس اینجلیس میں ایک نوجوان سکھ گتکے یا تلوار کے رقص کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

رمضان کا اختتام مذہبی تہوار پر ہوتا ہے

دنیا بھر کے مسلمان روزوں، عبادات اور نیکی کے کاموں کے مہینے رمضان کے اختتام پر عیدالفطر کا تہوار مناتے ہیں۔ اس موقع پر لوگ بہترین لباس پہنتے ہیں اور نماز کے لیے مساجد میں جاتے ہیں۔ نماز کے بعد دوستوں اور اہلخانہ کے ہمراہ دعوتوں میں کھانے کھائے جاتے ہیں۔ دائیں، نیویارک کے علاقے بروکلین میں ایک بھائی بہن عیدالفطر کا روایتی کھانا تیار کر رہے ہیں۔

کوانزا تہوار افریقی ورثے کی تکریم میں منایا جاتا ہے

امریکہ میں کوانزا کے تہوار کا آغاز 1966 میں ہوا تھا۔ یہ ایک ہفتے پر مشتمل ہوتا ہے جس میں افریقی نژاد امریکی اپنے منفرد ثقافتی ورثے کا اظہار کرتے ہیں۔ "کوانزا" سواہیلی زبان کا لفظ ہے جس کا لفظی مفہوم فصل سے حاصل ہونے والا "پہلا پھل" ہے۔

(بائیں) میری لینڈ میں کوانزا تہوار کی تقریب میں ایک لڑکا شمعیں روشن کر رہا ہے۔

بدھ مت کے پیروکار مقدس ایام مذہبی رسومات ادا کر کے اور نیکی کے کام کرکے مناتے ہیں

بدھ مت کے بڑے تہوار بدھا کی زندگی کے اہم واقعات کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔ ان میں بدھا کے جنم دن کا تہوار ویساک، انہیں گیان عطا ہونے کی یاد میں بودھی کا دن اور نروانا کے حصول کی یاد میں پری نروانا کا تہوار شامل ہیں۔ بدھ مت کے پیروکار موسم بہار اور فصل کی کٹائی کے تہوار اور نئے قمری سال کی خوشی بھی مناتے ہیں۔ ان مواقع پر عبادات اور ضیافتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دائیں، فلوریڈا کے علاقے ہوم سٹیڈ کے قریب تھائی مندر میں لوئے کراتھونگ تہوار کے موقع پر ایک بدھ بچہ تالاب میں پھول ڈال رہا ہے۔

ہندو بہت سے تہوار مناتے ہیں

ہندوؤں کے اہم ترین تہوار دیوتاؤں، دیویوں اور فطرت کے گرد گھومتے ہیں۔ رنگوں کا تہوار ہولی، موسم بہار کے اوائل میں منایا جاتا ہے۔ کرشنا جیانتی ہندوؤں کے دیوتا کرشنا کے جنم دن کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ درگا پوجا کے موقع پر کالی ماتا کو تکریم پیش کی جاتی ہے۔ شیوا اور گنیش دیوتا کے تہوار بھی منائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کئی ایک تہوار امریکہ میں قائم ہندو مندروں میں منائے جاتے ہیں۔

بائیں، موسم بہار کے ہندو تہوار ہولی کے موقع پر کیلی فورنیا کے علاقے آرکیڈیا میں ہندو ایک دوسرے پر رنگ پھینک رہے ہیں۔

اژدھوں اور شیروں کا رقص

چینی نیا سال نئے قمری سال کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ یہ بدھ مت اور تاؤمت کے پیروکاروں کا مذہبی تہوار بھی ہے۔ اس موقع پر پاکیزگی کی رسومات ادا کی جاتی ہیں، گھروں کو بدنصیبی سے پاک کیا جاتا ہے اور پٹاخوں سے بدروحوں کو بھگایا جاتا ہے۔ لوگ پرمسرت نئے سال کی دعائیں مانگتے ہیں۔ اس موقع پر اژدہے اور شیروں کے رقص پیش کیے جاتے ہیں۔ اوپر، اس تہوار کے موقع پر لاس اینجلیس میں ایسے ہی ایک رقص کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے جس کا مقصد آنے والے سال میں خوش نصیبی کی ابتدا کرنا ہے۔

نئے سال کی آمد پر شمعیں روشن کرنا ایک متبرک عمل ہے۔ اوپر، کیلی فورنیا کے علاقے باسیا نڈا بائیٹس میں شی لائی بدھ مندر میں نئے سال کی شمعیں روشن کی جا رہی ہیں۔

نیومیکسیکو کے شہر سانٹا فے کے قریب ٹاوز کے مقام پر ال سانچوریو ڈی کیمایو میں کسی مذہبی بزرگ سے منسوب ایک غار۔

امریکہ ایک تکثیری جگہ ہے

آغاز سے ہی امریکہ مذہبی اعتبار سے متنوع ملک چلا آ رہا ہے۔ امریکی مذہبی منظرنامہ صدیوں میں ترتیب پایا ہے۔ آج یہ ملک ناصرف عقائد کی بہتات کے سبب منفرد شناخت رکھتا ہے بلکہ ہم آہنگ سماج تخلیق کرنے کے لیے ایک دوسرے سے آگاہی، باہمی قبولیت اور اختلافات پاٹنے کے لیے امریکیوں کی نمایاں کوششوں کا بھی عکاس ہے۔
نیچے، ایل سانچوریو ڈی کیمایو کی عبادت گاہ امراض سے شفایابی کے معجزوں کے لیے معروف ہے۔ اسے ہسپانوی آبادکاروں نے 1813ء میں تعمیر کیا تھا۔

پینٹیکوسٹل چرچ
واشنگٹن،
ڈسٹرکٹ آف کولمبیا

انڈین مشن
کلارک ڈیل،
ایریزونا

لوتھرن چرچ
شیپرڈز ٹاؤن،
مغربی ورجینیا

انگلیکن چرچ
نیویارک سٹی،
نیویارک

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ
چرچ
واشنگٹن، نیوہمپشائر

یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ
ہنٹس ول،
الباما

کیتھولک چرچ
بیٹن روج،
لوزیانا

چرچ آف گاڈ
ٹرنر،
اوریگون

سکھ گوردوارہ
یوبا سٹی،
کیلی فورنیا

کانگریگیشنل چرچ
میامی،
فلوریڈا

سدرن بیپٹسٹ چرچ
چارلسٹن،
جنوبی کیرولائنا

بدھ مندر
لوک،
کیلیفورنیا

بیتھیل بیپٹسٹ چرچ
ڈیٹرائٹ،
مشی گن

مینونائٹ
ہیریسن برگ،
ورجینیا

یونیٹیرین یونیورسلٹ چرچ
بریوسٹر،
میسا چوسیٹس

میتھوڈسٹ چرچ
لاس اینجلس،
کیلیفورنیا

شنتو مندر
ہونولولو، اواہو،
ہوائی

پریسبی ٹیرین چرچ
انٹیریئر،
جنوبی ڈکوٹا

”اے خدا، ہمیں تبدیل نہ ہو سکنے
والی چیزیں طمانیت سے قبول کرنے کی
شائستگی،
تبدیل کی جانے والی چیزوں کو تبدیل
کرنے کی ہمت اور
دونوں کو ایک دوسرے سے ممیز کرنے
کی دانائی عطا فرما۔
ہمیں حال میں جینے اور لمحہ موجود سے
لطف اٹھانے کی توفیق دے ---
تاکہ میں موجودہ زندگی میں معقول طور
سے خوشی پاؤں اور
تیرے ساتھ آئندہ زندگی میں بھرپور
خوشی میرا مقدر ٹھہرے۔“

رینہولڈ نیبر
امریکی عالم دین
طمانیت کی دعا 1942ء کے لگ بھگ

بین الاقوامی
معلوماتی
پروگراموں کا
بیورو

قائم مقام رابطہ کار: نکول چولک
قائم مقام نائب رابطہ کار: مائیکل جے فریڈ مین
قائم مقام ڈائریکٹر برائے ادارتی مواد: الزبتھ کیلہر
مدیر منتظم: لی ٹرہیون
آرٹ ڈائریکٹر | ڈیزائن: ڈائن ولورٹن
فوٹو ایڈیٹر: لنڈا ایپ سٹین

امریکی
محکمہ
خارجہ

سرورق: Steve Skjold/Alamy©
صفحہ 1: بشکریہ https://www.firstpeople.us/FP-Html-Wisdom/poemsidx.html
صفحہ 2: Frank Tozier/Alamy©
صفحہ 4: اوپر والی لائن، بائیں سے دائیں: John Greim/LightRocket/Getty© Images; ©robertharding/Alamy; ©Chon Kit Leong /Alamy.
وسطی لائن: George and Monserrate Shwartz/© Alamy; ©Shaun Cunningham/Alamy; ©dbimages/Alamy.
نیچے والی لائن: Brenda Kean/Alamy; ©Mark© Summerfield/Alamy; ©Siegfried Schnepf/Alamy.
صفحہ 5: اوپر والی لائن: George H.H. Huey/Alamy;© ©Plamen Stanev/Alamy; ©age fotostock/Alamy.
وسطی لائن: Q-Images/ Alamy; ©Shutterstock;© ©Dimitry Bobroff/Alamy.
نیچے والی لائن: Jon Arnold Images Ltd/Alamy;© ©Universal Images Group/Getty Images; ©BlueTulip/Alamy.
تعارف
صفحہ 6: Mark Summerfield/Alamy©.
صفحہ 8: Jose More/VW PICS/UIG/©Getty Images.
صفحہ 9: Pat Canova/Alamy©.
باب 1
صفحہ 10: Joey Hayes/Design Pics/© National Geographic.
صفحہ 12: North Wind Pictures;© ©Ian Gagnall/Alamy.
صفحہ 13: Transcendental Graphics/© Getty Images.
صفحہ 14: Robert Harding© Picture Library/National Geographic; Scott S. Warren/National© نیچے Geographic
صفحہ 15: Edward S. Curtis/© National Geographic; bottom, ©Robert Harding/Alamy.
صفحہ 16: اوپر Niday Picture Library/© Alamy; bottom, ©AP Images.
صفحہ 17: اوپر X3A Collection/Alamy;© bottom, ©Minot (S.D.) Times.
باب 2
صفحہ 18: Shutterstock. P20: top,© ©Robert Harding/Alamy; bottom, ©AP Images.
صفحہ 21: اوپر Jim West/Alamy;© bottom, ©Richard Levine/Alamy. P22: ©James Schwabel/Alamy.
صفحہ 23: اوپر RosaIreneBetancourt© 7/Alamy; bottom, ©Bob Daemmrich/ Alamy.
صفحہ 24 اوپر Jeffrey Greenberg/© UIG/Getty Images; bottom, ©Tasos Katopodis/Getty Images.
صفحہ 25: اوپر Zoonar GmbH/Alamy;© bottom, ©Steve Skjold/Alamy.
صفحہ 26: اوپر Visions of America,© LLC/Alamy; bottom, ©John Devlin/ Alamy.
صفحہ 27: اوپر America/Alamy;© bottom, ©Godong/Universal Images Group/Getty Images.
صفحہ 28: Stephen B. Morton/AP© Images.
صفحہ 29: (Steve Skjold/Alamy ©2).
صفحہ 30: اوپر Smith Collection/© Gado/Getty Images; bottom, ©David L. Ryan/The Boston Globe/Getty Images.
صفحہ 31: اوپر David Grossman/© Alamy; bottom, ©age fotostock/ Alamy.
صفحہ 32: اوپر Jeffrey Greenberg/© UIG/Getty Images; bottom, ©Jennifer Domenick.
صفحہ 33: اوپر Alpha Historica/© Alamy; bottom, ©Tim Wright.
صفحہ 34: اوپر Marmaduke St. John/© Alamy; bottom, ©travelpix/Alamy.
صفحہ 35: اوپر Nick Ut/Ap Images; © bottom, ©Richard Levine/Alamy.
باب 3
صفحہ 36: Rob Crandall/Alamy©.
صفحہ 38: Michael Fein/Bloomberg/© Getty Images; bottom, ©Naum Chayer/Alamy.
صفحہ 39: Amoret Tanner/Alamy©.
صفحہ 40: Carlos Chavez/Los Angeles Times/Getty Images; bottom, ©Marmaduke St. John/Alamy.
صفحہ 41: Matt Rourke/AP Images©.
صفحہ 42: Spencer Weiner/Los© Angeles Times/Getty Images; bottom, ©Naropa University.
صفحہ 43: اوپر: Ethel Wolvovitz/© Alamy ؛ نیچے: Planetpix/Alamy©
باب 4
صفحہ 44: Julie Denesha/Getty© Images.
صفحہ 46: اوپر Brianna Soukup/© Portland Press Herald/Getty Images Tomas Abad/Alamy© نیچے
صفحہ 47: اوپر Jim West/Alamy© نیچے RosaIreneBetancourt 10/Alamy©
صفحہ 48: اوپر Marmaduke St. John/© Alamy نیچے Jim West/Alamy©
صفحہ 49: اوپر Richard B. Levine/© Alamy نیچے Chris Huber/2018 World© Vision
صفحہ 50: Jim West/Alamy©
صفحہ 51: Jeffrey Greenberg/UIG/© Shutterstock© نیچے Getty Images
صفحہ 52: اوپر Bob Daemmrich/© Alamy نیچے Jim West/Alamy©
صفحہ 53: اوپر RosaIreneBetancourt© 6/Alamy نیچے Rick Bowner/AP © Images
صفحہ 54: اوپر JeffG/Alamy© نیچے mauritius images GmbH/Alamy©
صفحہ 54: کنگ کی "میرا ایک خواب ہے" نامی تقریر سے اقتباس۔ لائسنس 'انٹلیکچوئل پراپرٹیز منیجمنٹ اٹلانٹا، جارجیا' کی جانب سے جاری کیا گیا جو کنگ کی وراثت سے متعلق لائسنس دینے والا واحد مجاز ادارہ ہے۔
صفحہ 55: AP Images ©
صفحہ 56: اوپر Jim West/Alamy© نیچے Dwight Morita/Alamy©
صفحہ 57: dbimagesAlamy©.
باب 5
صفحہ 58: Jessica Rinaldi/The© Boston Globe/Getty Images.
صفحہ 60: اوپر Richard Levine/Alamy© نیچے Ted Fox/Alamy©
صفحہ 61: Jacqueline Larma/AP© Images نیچے Efrain Padro/Alamy©
صفحہ 62: Jim West/Alamy©
صفحہ 63: (Enigma/Alamy ©2).
صفحہ 64: اوپر Stephen Osman/Los© Angeles Times/Getty Images نیچے Evgenia Lysakov/Alamy©
صفحہ 65: (Shutterstock ©2).
صفحہ 66: اوپر Kholood Eid/Reuters© نیچے Marl Gail/The Washington Post/© Getty Images
صفحہ 67: اوپر J Pat Carter/ AP© Images نیچے Carlos Chavez/Los© Angeles Times/ Getty Images
صفحہ 68: Zhao Hanrong/Xinhua/ © Alamy نیچے Nick Ut/AP Images©
صفحہ 69: اوپر Scott Warren/Alamy© نیچے Karl Kost/Alamy©
صفحہ 70:
اوپر والی لائن، بائیں سے دائیں: Mark© Summerfield/Alamy; ©reobertharding/ Alamy; ©Mark Summerfield/Alamy
درمیان والی لائن: robertharding/© Alamy; ©Erin Paul Donovan/Alamy; ©Shutterstock
نیچے والی لائن: Norman Price/Alamy;© ©John Baker/Alamy; ©Shutterstock
صفحہ 71:
اوپر والی لائن: Matthew Kiernan/© Alamy; ©Bert Hoferichter/Alamy; ©robertharing/Alamy
درمیان والی لائن: John Tlumacki/The© Boston Globe/Getty Images; ©Mark Summerfield/Alamy; ©Bill Pugliano/ Getty Images
نیچے والی لائن: Steve Skjold/Alamy;© ©Photo Resource Hawaii/Alamy; ©Art Directors & TRIP/Alamy
پس ورق: Steve Skjold/Alamy©

عقیـــــدہ + آزادی : امـــــریکہ مـــیں مـــذہب

بین الاقوامی معلومات کے پروگراموں کا بیورو
امریکی محکمہ خارجہ